REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲　　شمارہ ۵۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

The Weekly "BADR" Qadian 143516

۲۳ ربیع الاوّل ۱۴۰۴ھ　　۲۹ فتح ۱۳۶۲ ہش　　۲۹ دسمبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ فتح (دسمبر)۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دَوران کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ الفضل مجریہ ۱۲ فتح (دسمبر) کے مطابق حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ اور جیسے جیسے جلسہ سالانہ ربوہ قریب آرہا ہے حضور کی مصروفیات بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آپ کو مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ (آمین)۔

- مقامی طور پر امسال بفضلہ تعالیٰ بہت سے احباب اور مستورات کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی، محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ، صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ، محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ، محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس وقت محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ بطور قائم مقام ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کے ۹۲ ویں مقدّس جلسہ سالانہ کا رُوح پرور انعقاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام۔ علماءِ سلسلہ کی پُرمغز دینی و علمی تقاریر!

امریکہ، برطانیہ، ماریشس، اُردن، مغربی جرمنی، نائیجیریا اور بھارت کے طول و عرض سے آئے ہوئے ہزاروں فرزندانِ احمدیت کا عظیم الشان رُوحانی اجتماع

اسلامی اخوّت و مساوات، پُرسوز اجتماعی و انفرادی عبادات اور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے پُرکیف نظارے

رپورٹ مُرتّبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بنگلور (کرناٹک)

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا بانوے واں (۹۲) سالانہ جلسہ عبادات و ذکرِ الٰہی اور للّٰہی محبت و اخوت کے انتہائی روح پرور ماحول میں مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ہش / ۱۹۸۳ء بروز اتوار۔ سوموار۔ منگوار منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

عہدِ خلافتِ رابعہ میں منعقد ہونے والا یہ دُوسرا مقدس روحانی اجتماع بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی تائید و نصرتِ الٰہی اور عظیم الشان آسمانی نشانوں کا حامل تھا جس میں شمولیت کے لئے نہ صرف ہندوستان کے طول و عرض سے بلکہ دُنیا کے دُور دراز ممالک سے احمدیت کے ہزاروں فدائی دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ اور اس طرح سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو ملنے والی خدائی بشارت یاتون من کل فجٍّ عمیق و یاتیک من کل فجٍّ عمیق ایک بار پھر کمال آب و تاب کے ساتھ پُوری ہوئی۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے علاوہ امسال بھی بفضلہ تعالیٰ بیرون ممالک سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات کو جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

شمعِ احمدیت کے ان پروانوں کا انتہائی خلوص و محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے رُوحانی بھائیوں سے مصافحہ و معانقہ کرنے کے نظارے غایت درجہ ایمان افروز تھے۔ مقاماتِ مقدسہ میں عبادات و ذکرِ الٰہی کے دَوران جب یہ مہمانانِ کرام زار و قطار روتے ہوئے نظر آتے تو دیکھنے والوں کی آنکھیں بھی پُرنم ہو جاتیں اور بے اختیار اُن کی زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر جاری ہو جاتا کہ ؎

امروز قوم من نہ شناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

یعنی آج میری قوم نے مجھے نہیں پہچانا۔ لیکن ایک دن آئے گا کہ جب یہ لوگ مجھے یاد کر کے روئیں گے۔

پہلا دن ــــ پہلا اجلاس

اِس مقدس رُوحانی جلسہ کی پہلی نشست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ و ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت مورخہ ۱۸/۱۲/۸۳ کو صبح دس بجے منعقد ہوئی۔ تلاوتِ قرآنِ مجید مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ نے کی بعدہٗ محترم صاحب صدر نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی۔ اس دَوران تمام احباب احتراماً کھڑے ہو کر زیرِ لب ربّنا تقبّل منّا اِنّک انت السمیع العلیم و تُب علینا انّک انت التوّاب الرحیم۔ کا وِرد کر رہے تھے۔ جوں ہی لوائے احمدیت بلند ہو کر اپنی پُوری شان سے لہرانے لگا فضائے دارالامان فلک بوس اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

صدارتی خطاب

نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہٗ اللہ نے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے ہمیں اپنی زندگی میں ایک دفعہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس بستی اور احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں جمع ہو کر خدا کی تقدیریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی - آپ نے فرمایا کہ آج کے دور میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کا جو عالمگیر روحانی غلبہ مقدر تھا اُسے دنیا کی کوئی طاقت پورا ہونے سے روک نہیں سکتی۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف لائے تو آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو سخت اذیتیں پہنچائی گئیں۔ اُن پر عرصۂ حیات تنگ کیا گیا۔ اور انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے ہر ناپاک تدبیر عمل میں لائی گئی۔ مگر انجام کار آپؐ کے تمام مخالفین اپنے عزائم میں ناکام و نامراد رہے اور خدا کا رسول ہی غالب آیا۔ پس ضروری تھا کہ اسلام کی بعثتِ ثانیہ میں امام مہدیؑ کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوتا جو آقا کے ساتھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو اسلام و قرآن کی اشاعت کے لئے قائم فرمایا۔ اور اس کی تقویت کے لئے ایک ایسا نظامِ خلافت قائم کیا جس کی بدولت جماعتِ احمدیہ آج ساری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اب وقت آگیا ہے کہ جماعت کا ہر فرد مبلغ بن جائے۔ تا غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر لائے جا سکیں۔

یہ عظیم ذمہ داری صرف انسانی کوششوں اور مادی وسائل کو بروئے کار لا کر پوری نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس طرح ایک شیر خوار بچے کی چیخ و پکار سے اس کی ماں کی چھاتیوں میں دودھ جوش مارتا ہے اسی طرح جب ایک بے بس انسان کی چیخیں خدا کے آستانہ پر پہنچتی ہیں تو اس کی رحمت جوش مارنے لگتی ہے۔ پس آئیے ہم خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کریں۔ اور اپنی اس کس مپرسی کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد ہونے والی اس عظیم الشان ذمہ داری کو سامنے رکھ کر اس کے آستانہ پر گر گڑائیں تا خدا تعالیٰ اپنے فضل اور وعدہ کے مطابق غلبۂ اسلام کے غیبی سامان فراہم کر دے۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد محترم موصوف نے بڑے ولولہ انگیز الفاظ میں خلافتِ رابعہ میں ظہور پذیر ہونے والے اہم واقعات خصوصاً برّاعظم آسٹریلیا میں مشن ہاؤس اور مسجد کی بنیاد اور اس سے پیدا ہونے والے حیرت انگیز روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ ازاں بعد آپ نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔

پیغام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

اجتماعی دعا کے بعد آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ بصیرت افروز اور روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور ایدہ اللہ الودود نے ازراہِ شفقت اس بابرکت روحانی اجتماع میں شامل ہونے والے مخلصینِ جماعت کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اور جس کا مکمل متن بدر کی اسی اشاعت میں علیحدہ دیا جا رہا ہے بعدہٗ محترم موصوف نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں سے ایک اہم غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہمی اخوت و محبت بڑھانا قرار دی ہے۔ اس لئے مَیں تمام دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس جہت سے بھی ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو دُور دراز کا سفر کر کے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں آئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا مصداق بنائے اور آپ سب کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

ہستی باری تعالیٰ

صدارتی خطاب کے بعد سب سے پہلے محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی صدر شعبۂ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے عنوانِ بالا کے تحت تقریر فرمائی۔ آپ نے آیتِ کریمہ لا تدرکه الابصار وهو يدرك الابصار کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا میں بہت سے برگزیدہ لوگ ایسے گذرے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ سے کلام کیا ہے۔ جس سے اس کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ نیز آپ نے کہا کہ یوں تو زمین کا ذرّہ ذرّہ اس کی ہستی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اور بے شمار نشان اُس کے وجود کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اور بہت سے سائنسدان اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لئے کسی فلاسفر یا سائنسدان کا محتاج نہیں۔ فاضل مقرر نے مختلف آیاتِ قرآنی اور حقائق و شواہد کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت پیش کیا۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کے پورا ہونے، قرآن مجید کے بے نظیر اور بے مثل ہونے اور انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو بھی ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ خدا جو حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے ساتھ ہمکلام ہو کر اپنی ہستی کا ثبوت دیتا آیا ہے آج بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سے ہمکلام ہو کر اپنی ہستی کا ثبوت پیش کر چکا ہے جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

موعود اقوامِ عالم کی آمد اور اُس کے کارنامے

اِس اجلاس کی دوسری تقریر (باقی مٹ پر)

مشاہداتِ یوگنڈا - ۴ار اکتوبر تا ۲۳ر اکتوبر ۸۳ء

کینیا اور ماریشس کے ممالک کا دورہ کرنے کے بعد

ہر ملک میں ہم فضلِ خدا دیکھ رہے ہیں — مقبولِ مسیحا کی دُعا دیکھ رہے ہیں
افریقہ کے جنگل ہوں کہ دُنیا کے کنارے — نظارۂ ابلاغِ ہُدیٰ دیکھ رہے ہیں
یوگنڈا ایں بھی دیدہ و دل نے یہ پکارا — یہ ہُک ہے یا ماہ لقا دیکھ رہے ہیں
دُنیا کی نگاہوں میں جو تاریک ہے خطہ — ہم اس میں بہر گام ضیاء دیکھ رہے ہیں
رعنائی قدرت ہے ہر اِک کوہ و دمن پر — ہر لمحہ یہاں حُسنِ خدا دیکھ رہے ہیں
دُلہن کی طرح حُسن سے معمور ہیں جھیلیں — جھیلیں ہیں کہ چاندی کی رِدا دیکھ رہے ہیں
پھیلی ہوئی وادی ہو کہ ہو کوہِ فلک بوس — ہر ایک پہ مخمل کی قبا دیکھ رہے ہیں
جنگل میں بھی جائیں تو وہاں خلقِ خدا ہے — آہُو کی ہر اِک سمت ادا دیکھ رہے ہیں
پائیں نہ اگر شیر تو تفریح کی خاطر — اِک جانورِ شیر نُما دیکھ رہے ہیں
اللہ رے وہ حُسن کا مخزن کہ جہاں سے — ہم نیل کے مَہ رُو کو کھلا دیکھ رہے ہیں
ہیں کام و دہن کے لئے پھل پھول فراواں — ہر چیز میں اِک لُطف جدا دیکھ رہے ہیں
ہر چند کہ ہیں کوہ و دمن حُسن سے معمور — شہروں پہ مگر قہرِ خُدا دیکھ رہے ہیں
اللہ نے بخشا ہے جنہیں نورِ بصیرت — اِس ملک میں اِک رنگ جُدا دیکھ رہے ہیں
مسمار مکانوں کی زمیں بوس چھتوں پر — وہ "اِنِّی مُهِينٌ"[1] کو لکھا دیکھ رہے ہیں
برباد ہے صنعت[2] تو تباہ حال زراعت — اِمداد کی راہ صُبح و مسا دیکھ رہے ہیں
جس ہاتھ نے چاہا کہ اُجاڑے مرے گھر کو — ہم اُس کا ہی گھر اُجڑا ہُوا دیکھ رہے ہیں
کوشاں تھا بجھانے میں جو اِک شمعِ فروزاں — گُل اُس کا ہی ہم آج دِیا دیکھ رہے ہیں
مژدہ کہ یہاں مہدی کے خُدّام ہیں موجود — پھر لوگ یہاں راہِ ہُدیٰ دیکھ رہے ہیں
اَسود ہوں کہ احمر ہوں مسیحا کی بدولت — ہم سب کو محمدؐ پہ فِدا دیکھ رہے ہیں
کاہلوں[3] بھی ہیں اور شمس[4] بھی اور نائر[5] صاحب — کوشش کا ثمر صُبح و مسا دیکھ رہے ہیں
محمود[6] و ظفر[7] علم کے میدان میں کوشاں — دِن رات وہ تائیدِ خُدا دیکھ رہے ہیں
سوِیا[8] نہ شعیب[9] اور موانجے[10] زکریا[11] — ایمانوں پہ ہم اُن کے جِلا دیکھ رہے ہیں
اللہ وہ دن لائے کہ جب اہلِ یوگنڈا — کہہ اُٹھیں کہ ہم نُورِ خُدا دیکھ رہے ہیں
لہرائے گا اس مُلک میں مہدی کا پھریرا — ہم آج ہی وہ زورِ دُعا دیکھ رہے ہیں

یہ فیضِ خلافت ہے کہ ہر دشت و جبل میں
شبّیر کو ہم نغمہ سرا دیکھ رہے ہیں

★ — چوہدری شبیر احمد واقفِ زندگی۔ ربوہ۔

[1] عیدی امین کو مشنوں کی طرف سے جو احتجاجی کیبلگرام بھجوائے گئے اُن میں یہ وعید موجود تھا۔ [2] خانہ جنگی کے باعث ملک میں آتشزنی ہوتی رہی۔ [3] تا [5] مرکزی مبلغین کرام۔ [6]، [7] اساتذہ کرام کے نام۔ [8] تا [11] فریقِ مخلصینِ جماعت کے نام۔

اپنے اندر ایسا تغیّر پیدا کریں کہ فرشتے بھی آسمان پر رشک کریں

دُعاؤں پر زور دیں کہ سب قدرتیں اُس قوی و عزیز خُدا کو حاصل ہیں!!

اُس کے ایک کُن کہنے کی دیر ہوتی ہے کہ دُنیا فیکُون کا نظارہ دیکھتی ہے!!

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء کیلئے حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور اور بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

دیارِ مسیح میں بسنے والے اور تختگاہِ رسُول میں جمع ہونے والے میری جان سے عزیزو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

خُدا کی رحمت اور امان کا سایہ ہمیشہ تمہارے سروں پر ہو۔ اُس کے فضلوں کی بارش تمہارے گھر بار پر ہو۔ تم اس مقدس بستی میں اکٹھے ہو رہے ہو جہاں مامورِ زمانہ نے جلسہ سالانہ کی بُنیاد رکھی تھی۔ ہاں ہاں اس بستی میں جہاں اُس موعُود کے مُبارک قدم پڑے تھے اور جہاں وہ اب ابدی نیند سوتے ہیں۔ خدا کے لاتعداد نشان اس بستی میں ظاہر ہوئے اس بستی میں وہ انسان ظاہر ہُوا جو ایمان کو ثُریا سے لایا۔ اس بستی میں اُس مُبارک مُصلح نے اسلام کی ترقیات کے لئے عاجزانہ پُرسوز دُعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان دُعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ وعدے جو خُدا نے اپنے پاک مسیح سے کئے وہ پُورے ہو رہے ہیں۔ اِس سال زمین کے ایک کنارے تک خود مجھے جانے کا اتفاق ہُوا۔ وہ سچے وعدوں والا ہے۔ ابھی احمدیّت کے قیام پر ایک صدی نہیں گُزری کہ ساتویں برِاعظم میں احمدیت کا جھنڈا نصب کر دیا گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ الَّذِیْ صَدَّقَ وَعْدَہٗ وَاَیَّدَ عَبْدَہٗ۔

میرے عزیزو! الٰہی جماعتیں پھُولوں کی سیج پر سے گزر کر منزلِ مقصود کو نہیں پہنچا کرتیں۔ اُن کا راستہ تو بہت کٹھن اور خار دار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ انہیں امتحان میں ڈالتا ہے تا کھوٹے اور کھرے کی پہچان ہو جائے اور مومنوں کا ایمان بڑھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْہُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ (البقرہ: آیت ۲۱۵) میں دیکھتا ہُوں کہ جُوں جُوں اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دے رہا ہے حاسدین کا حسد بڑھ رہا ہے۔ لیکن یہ مخالفین ہمارے قدم نہیں روک سکتیں۔ ہم دُعاؤں، نرمی اور محبت سے ان نفرتوں کو بدلیں گے۔ خُدا کے سارے وعدے پُورے ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ مخالفتوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔ حق و صداقت کا سُورج طلوع ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اِس شعر کی صداقت ظاہر ہوگی ؎

امروز قومِ من نہ شناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کُند وقتِ خوشترم

لیکن اس دن کو لانے کے لئے ضروری ہے کہ جبینِ نیاز اُس احکم الحاکمین کے سامنے جھکی رہے۔ پہلے بھی اسلام دُعاؤں سے غالب آیا تھا اب بھی دُعاؤں سے غالب آئے گا لیکن دُعا رسمی نہیں، وہ دُعا ہونی چاہیئے جو عرش کے پائے ہلا دے۔ جو رحمتِ خداوندی کو جذب کر لے۔ جو خُدا کی تقدیر کو زمین پر لے آئے۔

عزیزو! میرا پیغام یہی ہے کہ خُدا کے ہو جاؤ۔ ایسا نیک تغیّر پیدا کریں کہ فرشتے بھی آسمان پر رشک کریں۔ اور دُعاؤں پر زور دیں کہ سب قُدرتیں اُس قوی، عزیز کو حاصل ہیں۔ اُس کے ایک کُن کہنے کی دیر ہوتی ہے کہ دُنیا فیکُون کا نظارہ دیکھتی ہے۔

خُدا آپ کے ساتھ ہو، خُدا آپ کے ساتھ ہو، خُدا آپ کے ساتھ ہو۔

وَالسَّلام خاکسار، مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو!!
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۱/۲۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

خطبہ جمعہ

خدا نے کسی انسان کا یہ منصب مقرر نہیں فرمایا کہ وہ دوسروں کے ہدایت یافتہ یا گمراہ ہونے کا فیصلہ کرے!

قرآن مجید نے واضح فرمایا ہے کہ جسے اللہ ہدایت یافتہ قرار دے گا وہی ہدایت یافتہ ٹھہرے گا!!

اگر تم خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ رہوگے تو تسلی رکھو تمہیں کوئی بھی گزند نہیں پہنچا سکے گا

خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ جب بھی یہ آواز بلند ہو کہ تم گمراہ ہو تو فوراً اپنے نفس کے محاسبہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۸ نبوت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی:-

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝" (المائدہ - آیت: ۱۰۶)

اور پھر فرمایا :-

"قرآن کریم ہدایت کی ایک ایسی کتاب ہے کہ جو ہر اس انسان کو جو اس سے ہدایت چاہتا ہے پہلے قدم سے لے کر اس کے منتہا تک ہدایت کے تمام اسلوب سکھاتی چلی جاتی ہے اور ہر قدم پر ساتھ دیتی ہے۔

یہ ایک ایسی راہنما کتاب ہے

جو منازل کے تمام خطرات سے واقف ہے۔ اور ہر قدم پر جس قسم کے ابتلاء مسافر کو یا سالک کو پیش آسکتے ہیں ان سے بکلی باخبر ہے اور ہر اس مسافر کو جو راہِ ہدایت کا مسافر ہے اور قرآن کریم سے راہنمائی چاہتا ہے ہر خطرہ سے بروقت پر آگاہ کرتی چلی جاتی ہے۔ غرضیکہ ایک لمحہ کے لئے بھی راہِ سلوک پر چلنے والے کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔

جب ہم اس پہلو سے قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو حسبنا کتاب اللہ کا معنی خوب سمجھ آجاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب اُن کے لئے جو اس سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں پورے خلوص، تقویٰ اور اس عزم کے ساتھ کہ ہم اس کی بتائی ہوئی راہوں پر لازماً چلیں گے ایسے مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ لوگوں کے لئے یہ ہر لحاظ سے کافی ہے اور اس کے بعد کسی اور چیز کی حاجت نہیں رہتی۔ جہاں تک ہدایت پر چلنے والوں کا تعلق ہے

سب سے پہلا اور اہم سوال

جو اُن کے سامنے اُٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ ہماری ہدایت کے بارے میں فیصلہ کرنے کا کس کو اختیار ہوگا۔ ہم کیسے ہدایت یافتہ شمار ہوں گے۔ اور کیسے گمراہ لکھے جائیں گے، کوئی اس کے لئے معیّن اسلوب تو ہونا چاہیئے۔ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ۔ دیکھو ہدایت کا فیصلہ کرنا خدا نے صرف اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور تم اس بارے میں بے نیاز ہو جاؤ کہ دُنیا تمہیں کیا کہتی ہے۔ کسی انسان کو اللہ تعالیٰ نے نہ یہ استطاعت دی نہ یہ طاقت عطا فرمائی اور نہ ہی اس کا یہ منصب مقرر فرمایا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ ہے۔ جسے اللہ ہدایت یافتہ قرار دے گا وہی ہدایت یافتہ ٹھہرے گا۔ وہی ہدایت یافتہ قرار پائیگا اور جسے اللہ گمراہ کہے گا دُنیا کی ساری طاقتیں بھی اُس کے ہدایت یافتہ ہونے کا فتویٰ دیں تب بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیسی عظیم کتاب ہے جو پہلے قدم پر ہی ہر غیر اللہ سے آزاد کر دیتی ہے۔ اور فرماتی ہے کہ تم اپنے خدا کی طرف نگاہیں رکھنا۔ خدا کی طرف اپنے خیالات اور جذبات کا رُخ موڑے رکھنا۔ اور یاد رکھنا کہ اگر خدا نے تمہیں گمراہ قرار دے دیا تو پھر اگر تمہیں دُنیا کی طاقتیں ہدایت یافتہ کہیں گی تو تمہارے کسی کام کی نہیں۔ اور اگر خدا کے نزدیک تم ہدایت یافتہ رہوگے تو پھر تمہیں کوئی خوف نہیں کوئی خطرہ نہیں۔ تم لازماً ہدایت یافتہ ہو۔

قرآن کریم کی اس تعلیم میں جو مزید خوبیاں ہیں، اگر آپ غور کریں تو وہ اور بھی کھلتی چلی جاتی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ انسانوں کو یہ اختیار دیتا کہ کسی کو ہدایت یافتہ قرار دیں یا کسی کو گمراہ لکھ دیں اور پھر اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بھی پابند ہو جاتا کہ ان کے مطابق ہی فیصلہ کرے تو دُنیا میں تو

انسان کا یہ حال ہے

کہ اسے خود اپنی بھی خبر نہیں۔ اپنے نفس سے بھی واقف نہیں ہے۔ وہ غیروں کے حالات کیسے جان سکتا ہے۔ وہ دوسروں کے دلوں میں کب جھانک کر دیکھنے کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ یہ فیصلہ دے سکے کہ فلاں گمراہ ہے۔ اور پھر ہدایت اور گمراہی سے متعلق فیصلہ دینے سے پہلے جن تفاصیل کی ضرورت ہے وہ اتنی زیادہ ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا انسان اور بڑے سے بڑا محقق بھی ان تمام تفاصیل پر نظر کر کے صحیح فیصلہ نہیں دے سکتا۔ کس معاشرہ میں کوئی پیدا ہوا، کن حالات میں وہ پروان چڑھا، اس کے پس منظر میں کیا بدیاں اور نیکیاں تھیں اور ان سارے حالات میں اس کو ہدایت کا پیغام کیسے پہنچا، وہ مؤثر طریق پر پہنچا یا غلط طریق پہ پہنچا۔ اس کے عملی نتائج کیا مترتب ہونے چاہئیں تھے، یہ چند سوالات ہیں جن کی آگے بے شمار شاخیں ہیں۔ اور ایسا ممکن ہے کہ ایک شخص بظاہر ہدایت پر نہ ہو لیکن خدا کے نزدیک وہ گمراہ نہ لکھا جائے۔ کیونکہ جس چیز کو وہ دیانتداری سے ہدایت سمجھتا ہے اس پر دیانتداری سے عمل پیرا ہو۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیات اس پہلو پر بھی روشنی ڈال رہی ہیں۔ اور نہ سمجھنے والے اُن سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھو قرآن کریم نے یہود اور نصاریٰ کو یہ کہا کہ تم اپنی کتابوں پر عمل کرو۔ تو جب عمل کے متعلق تلقین فرمائی تو پھر لازماً وہ کتابیں سچی تھیں۔ پھر کسی اور عمل کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ یہ ضرورت ہے اور مراد یہ تھی کہ تمہاری

دیانتداری اور تقویٰ کا تقاضا

یہ ہے کہ جس چیز کو تم ہدایت سمجھتے ہو، اس پر ضرور عمل کرو۔ اور اگر تم خدا تعالیٰ کے نزدیک متقی شمار ہوگئے اور خدا تعالیٰ یہ یقین کرے گا اور یہ علم رکھتا ہوگا کہ تم ہدایت پانے کے اہل نہیں تھے یا وہ وسائل تمہیں میسر اور مہیا نہیں تھے جن کے نتیجہ میں ایک انسان ہدایت پا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک تمہارا بس تھا، جہاں تک تمہارے اندر صلاحیتیں ودیعت فرما رکھی تھیں تم نے پوری سچائی اور دیانتداری سے جسے ٹھیک سمجھا اس پر عمل کیا تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ تم سے شفقت اور عفو کا سلوک فرمائے گا۔ یہ ہے قرآن

کریم کی اس آیت کا مفہوم ہے!
پس ہدایت بھی مختلف قسم کی ہیں اور

ہر انسان کے ہدایت پانے کے وسائل

بھی مختلف قسم کے ہیں۔ اور ہر دوسرے انسان سے اس کا پس منظر مختلف ہے۔ قوموں کے پس منظر مختلف ہیں۔ بعض ایسی قومیں ہیں جو ہزاروں سال سے موجود ہیں۔ لیکن ان تک اب تک دین کا پیغام ہی نہیں پہنچا۔ اور درحقیقت انہیں مہذب دنیا میں شمار ہونے والے کسی بھی مذہب کی طرف سے پیغام نہیں پہنچایا گیا۔ ایسی قوموں سے متعلق اگر انسان فیصلہ کرتا تو وہ سب یا ان میں تو گمراہ شمار کئے تباہ و برباد کر دی جاتیں اور ہر مذہب والا یہی فیصلہ کرتا کہ یہ گمراہ ہیں۔ بعض قوموں کے متعلق بعض مذاہب یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ یہ گمراہ ہیں، لیکن بعض بدقسمت قومیں ایسی ہیں جن سے متعلق ہر مذہب کی انگلی اٹھتی ہے کہ یہ یقیناً گمراہ ہیں۔

پس اول تو قرآن کریم نے انسان کو اس بات سے آزاد کر دیا کہ وہ تردّد کرے اور اس مصیبت میں مبتلا ہو کر وہ فیصلے دیتا پھرے کہ کون گمراہ ہے اور کون نہیں۔ اس آیت کا یہ بھی بڑا احسان ہے۔ اس کی طرف بھی تو نظر چاہیئے کہ کتنی بڑی مصیبت سے ہمیں چھٹکارا دلایا ہے۔ جو کام ہمارے بس کے نہیں تھے ان کاموں سے ہمیں نجات بخشی۔ اور فرمایا کہ اللہ کا کام ہے، اللہ فیصلہ فرمائے گا کہ کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ ہے۔ ہاں جہاں تک تمہارا تعلق ہے تم اگر ہدایت یافتہ ہو تو اخلاص اور دیانتداری کے ساتھ کوشش کرو کہ تمہاری ہدایت پھیلے۔ اور تم جنہیں گمراہ سمجھتے ہو ان تک دیانتداری سے ہدایت کا پیغام پہنچاؤ۔ لیکن داروغگی کا تمہیں اختیار نہیں دیا جائے گا کہ تم عدالت کی کرسیوں پر بیٹھ کر یہ فیصلے دو اور پھر ان فیصلوں کے مطابق ان سے سلوک شروع کر دو۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مقصد جسے بھولنے کے نتیجہ میں

بہت سی خرابیاں

پیدا ہو جاتی ہیں یعنی جب خدا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے کہ وہ ہدایت دے یا ہدایت یافتہ قرار دے۔ دونوں معانی ہیں اس آیت کے، اللہ ہی کا کام ہے کہ وہ کسی کو اس کے اعمال کی وجہ سے گمراہ کر دے یا گمراہ قرار دے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نتائج کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ پر ہے۔ یہ بھی اس آیت کا ایک مفہوم ہے اور جب خدا کسی کو ہدایت یافتہ قرار دے گا تو پھر ان بندوں کو غیروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ لوگوں کے پاس جاکر اپنا اجر مانگیں کہ دیکھو ہم ہدایت یافتہ ہیں۔ ہم سے یہ سلوک کرو۔ نہ انہیں علم نہ ان کا کام۔ ہدایت یافتہ قرار دینا یا سمجھنا جس کا کام ہے اور جسے علم ہے وہی اجر بھی عطا فرماتا ہے۔ اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے اس کی پکڑ سے پھر کوئی دوسری قوم اسے بچا بھی نہیں سکتی۔

چنانچہ ہدایت یافتہ قرار دینا یا گمراہ ٹھہرانا اس کا طبعی نتیجہ کوئی چاہتے ہیں کہ کسی کو ہدایت یافتہ قرار دینے کے جو لوازمات ہیں وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہی جانتا ہے کہ کس ہدایت یافتہ کو کیا جزاء دینی ہے۔ اور اسی طرح وہی بہتر جانتا ہے کہ جس کو اس نے گمراہ قرار دیا اس کی گمراہی کا درجہ کیا تھا۔ اب یہ بھی ایک ایسا پہلو ہے جو بہت

باریک در باریک فرق

رکھتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی واقعۃً گمراہ ہو بھی اور کسی اور کو علم ہو کہ ہاں یہ گمراہ ہے اور اس کا علم سچا ہو تب بھی گمراہی کے بہت سے درجے ہیں۔ کوئی ادنیٰ درجہ کا گمراہ ہے کوئی اس سے بڑا اور کوئی اس سے بڑا۔ اور یہ ایسا سلسلہ ہے شیڈوں (SHADES) کا، اتنے فرق ہیں کہ انسان ان پر عبور حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ انسان کو تو اتنی بھی طاقت نہیں کہ خوشبوؤں کے درمیان جو فرق ہیں انہی پر عبور حاصل کر سکے۔ انسان کو تو اتنی بھی طاقت نہیں کہ بدبوؤں کے درمیان جو فرق ہیں ان پر عبور حاصل کر سکے۔ رنگوں میں بھی بہت فرق ہیں۔ اور اتنے HUES AND SHADES ہیں اور پھر ان میں باریک در باریک سایہ بہ سایہ فرق پڑتے چلے جاتے ہیں کہ انسان کو ابھی تک یہ طاقت بھی نہیں کہ ان کے الگ الگ نام ہی گن سکے۔ اور پوری طرح بتا سکے کہ کس دوسرے رنگ کی آمیزش سے یہ شیڈ بنتا ہے۔ اور اس سے اگلا اور پھر اس سے اگلا شیڈ

کس طرح بنتا ہے۔ ابھی انسان اس علم میں جستجو کر رہا ہے اور ہو تو کسی حالت میں بھی کسی منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔ تو کیا ہدایت اور گمراہی ہی کوئی ایسی چیزیں ہیں کہ سب ایک ہی معیار کی ہوں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی اس کائنات میں اتنا تنوع ہے اور اس طرح کا ہر شعبہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اور اندرونی طور پر منقسم ہوتا چلا جاتا ہے کہ اس کی کوئی حد و بست ہی نہیں۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان بیچارے کو کیا علم ہے، جب تک خدا نہ بتلائے۔ اور جتنا خدا چاہے اس سے زیادہ علم انسان حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (سورۃ بقرہ آیت: ۲۵۶) کہ انسان ایسا کم عقل اور کم علم ہے کہ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ ایک ذرہ علم کا بھی ایسا نہیں جس پر وہ احاطہ کر سکے۔ ہاں اتنا سا علم اسے ضرور مل جاتا ہے جتنا خدا چاہے کہ ہاں میں دینا چاہتا ہوں۔ وہ اپنے زورِ بازو سے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ تو جب

اِنسان کی ناطاقتی اور بے بضاعتی

کی یہ کیفیتیں ہوں اور پھر خدا تعالیٰ نے اس پر یہ فضل بھی فرما دیا ہو اور اسے ان جھنجھٹوں سے آزاد بھی کر دیا ہو کہ تمہارا کام ہی نہیں، تم چپ کر کے بیٹھو، یہ ہمارا کام ہے ہم فیصلے کریں گے، تو پھر انسان کو خواہ مخواہ کیا مصیبت پڑی ہے کہ ان چیزوں میں دخل دے۔ اور اگر کوئی دخل دیتا ہے تو قرآن کریم مومن کو اور ہدایت یافتہ کو اس کے خوف سے بھی آزاد کرتا ہے۔ اور کامل طور پر اطمینان دلاتا ہے کہ اگر کوئی غلطی سے تمہیں گمراہ سمجھ رہا ہے اور غلطی سے اپنے آپ کو داروغہ سمجھ رہا ہے اور غلطی سے یہ سمجھ رہا ہے کہ جسے میں گمراہ سمجھوں اسے گمراہی کی سزا بھی دے سکتا ہوں تو اس سے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو ہم تمہیں اصل خطرات سے متنبہ کرتے ہیں، اصل خطرے تمہیں اپنے نفس کی طرف سے لاحق ہیں۔ اور ہم تمہیں ہر غیر کے خطرہ سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اگر تمہارے نفوس پاک ہیں، اگر تمہارا اندرونہ پاک اور مطہر اور صاف ہے۔ اور اس لائق ہے کہ خدا اس میں نازل ہو، اگر تمہارے اعمال صاف اور سیدھے ہیں اور ان میں چالاکیاں اور گندگیاں شامل نہیں ہیں، تو پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کام تم کر لو۔ اور جہاں تک غیروں کا تعلق ہے انہیں ہم سنبھال لیں گے۔ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔ اگر تم واقعۃً اخلاص اور دیانتداری سے ہدایت پر قائم رہو گے تو لَا يَضُرُّكُمْ تمہیں ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ مَّن ضَلَّ جو خود گمراہ ہے وہ لاکھ تمہیں گمراہ سمجھے، گمراہ کہتا رہے، خدا نے اسے اختیار ہی نہیں دیا کہ وہ من حیث القوم تمہیں نقصان پہنچا سکے۔

یہاں "کُمْ" کا خطاب فرما کر یعنی "کُمْ" کہہ کر جو خطاب فرمایا اس میں

قومی مصالح کا ذکر

فرمایا ورنہ انفرادی طور پر تو جب سے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلحین آئے اور نبوت جاری ہوئی ہم ہمیشہ یہی دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کی جانیں لی گئیں، دُکھ دیئے گئے اور بعضوں کے گھر جلائے گئے۔ تو اس آیت کا ایسا ترجمہ تو ہم نہیں کر سکتے جو سنّت اللہ کے خلاف ہو۔ اور قرآن کریم ساری تاریخ اس طرح بیان فرما رہا ہو کہ اس ترجمہ کے وہ مخالف پڑی رہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ اس لئے

قرآن کریم کی روشنی

میں ہی قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ ہو گا۔ مراد یہ ہے کہ تم بحیثیت قوم مخاطب ہو۔ تمہیں جب بحیثیت قوم گمراہ قرار دیا جائے گا اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے گی تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے۔ ہم تمہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں اور ہرگز تمہیں قومی طور پر کسی سے دبنے کی اور اس خطرہ کی ضرورت نہیں کہ وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تو یہ ترجمہ جو ہم کرتے ہیں اس کے حق میں قرآن کریم کی ساری تاریخ کھڑی نظر آتی ہے۔ قرآن کریم کی ہر انگلی جو اٹھ رہی ہے وہ اسی ترجمہ کی طرف اٹھ رہی ہے۔ آدمؑ سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک ہزارہا مرتبہ گمراہ قرار دینے والوں نے یہ آزما کر دیکھ لیا کہ وہ جنہیں گمراہ سمجھتے تھے حالانکہ وہ خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ تھے انہیں

نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو ہر دفعہ ناکام رہے۔ اور بحیثیت جماعت ان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔ اور جب وہ باز نہیں آئے تو اپنا نقصان اٹھایا اور خدا کی نظر میں وہ مغضوب ٹھہرے اور جنہیں اپنے خیال میں وہ مغضوب بنا رہے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے شر اور فتنوں سے بچاکر ہمیشہ ترقی عطا فرمائی۔

اس بات کا فیصلہ کہ کیا واقعۃً یہ ہو رہا ہے خدا ہی کرتا ہے۔ لیکن انسان کو اس بات کا پابند ضرور کرتا ہے کہ جب اس قسم کے جھگڑے چل پڑیں کہ کون ہدایت یافتہ ہے، کون گمراہ ہے اور ان جھگڑوں کا بظاہر کوئی حل نظر نہ آرہا ہو تو فرمایا تم سب لوگ اپنے اندرونہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ تم اپنے قریب ترین ہو۔ جو دشمن تمہیں گمراہ سمجھ رہا ہے وہ سطحی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ وہ تو اس بات کا مجاز ہی نہیں کہ تمہیں کچھ کہہ سکے۔ لیکن تم اس بات کے مجاز ہو کیونکہ تم اپنے اندرونہ کو جانتے ہو۔ اس لئے اس سے خوف نہ کرو۔ اپنے نفس سے خوف کھاؤ۔ یہ خیال کرو کہ اگر تمہارے نفس نے تمہیں ملزم کر دیا تو پھر تم نہیں بچ سکو گے۔ اور اگر نفس نے ملزم نہ کیا تو پھر تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ کتنا

عظیم الشّان اُصول

ہے جس نے سارے جھگڑوں کو ختم کر دیا۔

ایک اور علامت یہ بیان فرمائی کہ جو ہدایت یافتہ ہو وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہ ظاہری علامت ہے ورنہ اندرونی علامت ہی صرف بیان فرمائی جاتی تو ہر شخص یہ کہنے لگ جاتا کہ ہم نے اپنے نفس میں ڈوب کر دیکھ لیا۔ اور ہمیں سب کچھ صاف نظر آیا ہے۔ ہم بالکل ٹھیک ہیں۔ اس لئے ہم ہدایت یافتہ ہیں اور ہمارا دشمن اور مدِمقابل گمراہ ہے۔ تو ایک اور جھگڑا شروع ہو جاتا۔

قرآن کریم ایک کامل کتاب ہونے کے لحاظ سے ہر مضمون کے ہر پہلو کو بیان فرماتا ہے۔ اور ہر خطرہ کو پیشِ نظر رکھ کر اس کا حل پیش کرتا ہے۔ فرمایا جہاں تک تمہاری ذاتوں کا تعلق ہے تم اپنے گواہ خود بن جاؤ۔ اور جہاں تک غیروں کی نظر میں فیصلے کا تعلق ہے تو بہت کھلی کھلی بات ہے۔ ہم گمراہوں کی یہ نشانی بتاتے ہیں کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور

ہدایت یافتہ کی نشانی

یہ ہے کہ وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

پس آفاقی نظر سے دیکھنے والوں کے لئے یہ ایک علامت مقرر فرما دی۔ کیسی حیرت انگیز کتاب ہے، جوں جوں آپ اس پر غور کریں اس کے عاشق ہوتے چلے جاتے ہیں کہ کسی مضمون کا کوئی باریک سے باریک پہلو ایسا نہیں ہے جو یہ آپ پر کھول نہ دے۔ پھر فرمایا کہ یہ جھگڑے تو چند روزہ ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض ان فیصلوں کو نہ دیکھ سکیں۔ جو خدائی تقدیر ظاہر کرے گی۔ کسی کی عمر کی مدت کم ہے کسی کی زیادہ ہے اور جہاں تک قومی زندگیوں کا تعلق ہے وہ تو بعض دفعہ کئی نسلوں پر پھیلنے کے بعد پھر وہ یہ دیکھتی ہیں کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ ہمارے حق میں ہوا ہے یا ہمارے خلاف۔ یعنی قومی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ایک نسل کو بھی یہ توفیق نہیں ملتی کہ وہ دیکھ سکے کہ خدا کا فیصلہ ہمارے حق میں تھا یا ہمارے خلاف تھا۔ دوسری نسل کو بھی یہ توفیق نہیں ملتی، تیسری کو بھی نہیں ملتی اجرا اہل ہدایت ہیں وہ جان رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جو ہدایت پر نہیں ہیں۔ انہیں کچھ پتہ نہیں لگ رہا ہوتا، انہیں تو جب تک خدا تعالیٰ کی جبروت کا ظاہری طور پر اظہار نہ ہو، جب تک خدا تعالیٰ کے اقتدار اور اس کے عزیز ہونے کا اظہار نہ ہو، اس وقت تک وہ سمجھ نہیں سکتے کہ کیا فیصلہ ہوا۔

چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں دنیا دار قوموں کو یہ دیکھنے کے لئے کہ خدا کی تقدیر کس کے حق میں ظاہر ہوئی ہے اور کس کے خلاف ظاہر ہوئی ہے۔

تین سو سال تک انتظار کرنا پڑا

تو ایک مومن کو جو یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ مومن کو تو خطرہ ان معنوں میں لاحق نہیں ہوتا۔ اس طرح کا فر کے لئے یہ مشکل ہے وہ بے چارا ظاہری علامتوں کا انتظار ہی کرتا رہتا ہے۔ اور فیصلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن مومن کے لئے ایک۔ اور

طرح سے یہ ابتلاء بنتا ہے۔ اس کے دل میں یہ تمنا بے قرار ہوتی ہے کہ کاش میں بھی اپنی زندگی میں دیکھ لوں کہ خدا کی تقدیر ہمارے حق میں ظاہر ہوئی تھی۔ اور ان کے حق میں نہیں۔ اور دُعائیں کرتا ہے اور گریہ وزاری کرتا ہے کہ اے خدا مجھے بھی اپنی آنکھوں سے اپنے دین کا غلبہ دکھا دے۔ تو فرماتا ہے کہ ضروری نہیں کہ ہر ایک دیکھ سکے۔ کئی نسلیں بے چاری ان دعاؤں کے ساتھ گذر جاتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تسلی دیتا ہے کہ تمہیں فکر کی کوئی بات نہیں۔ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا تم سارے کے سارے اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔ اس دنیا میں تم چاہتے تھے کہ اپنے دشمنوں پر ایک فتح مندی کا احساس تمہارے اندر پیدا ہو اور تم آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں کہہ سکو کہ ہم سچے تھے اور تم جھوٹے تھے۔ یہی چاہتے ہو نا تو فرماتا ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ایک ایسا دن آنے والا ہے کہ جب تم بھی اور تمہارے مخالفین بھی۔ ہدایت یافتہ اور ہدایت یافتوں کو گمراہ کرنے والے اور گمراہ قرار دینے والے بھی سارے کے سارے خدا کے حضور اکٹھے ہوں گے۔ پہلے بھی اکٹھے ہوں گے۔ اور بعد میں آنے والے بھی اکٹھے ہوں گے، مشرقی بھی اکٹھے ہوں گے اور مغربی بھی اکٹھے ہوں گے۔ شمال کی قومیں بھی حاضر ہوں گی اور جنوب کی قومیں بھی حاضر ہوں گی۔ اتنے بڑے میدان میں

تمہاری فتح کا اعلان

کیا جانے والا ہے۔ پھر تم کیوں ڈرتے ہو، پھر تمہیں کس بات کا خوف کہ تمہاری زندگی کے دن تھوڑے ہیں۔ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ؀ کہ اللہ تمہیں خبر دے گا۔ وہ تمہیں سب کو بتائے گا کہ تمہارے اعمال خدا تعالیٰ کے نزدیک کیا درجہ رکھتے تھے۔

پس مومن کے لئے تو قرآن بہت کافی کتاب ہے، آغاز سے لے کر انجام تک کے سارے حالات جو بیان کرنے کے لائق ہیں وہ بیان کر دیتا ہے۔ اس ایک ہی آیت میں مبتدی کے پہلے قدم سے جب اس کے لئے اس کے ذہن میں سوالات اُٹھ رہے تھے ان کا حل کرنا شروع کیا۔ اور آیت میں ہی انجام تک کی باتیں بتا دیں۔ اتنی دور کی باتیں بتا دیں جن کا زندگی سے تعلق ہی کوئی نہیں وہ مرنے کے بعد کی باتیں ہیں، آغاز سے انجام تک کی بات کرنے والی یہ چھوٹی سی آیت

ہدایت کے ہر مضمون پر حاوی

نظر آرہی ہے، سارے مسائل حل کر رہی ہے۔ اور ابھی اس کے بہت سے حسین پہلو مخفی ہیں۔ جن تک ہر انسان کی ہر وقت نظر نہیں پہنچ سکتی۔ یہ آیت حسب حالات ان پہلوؤں کو خود ہی ظاہر فرماتی چلی جائے گی۔

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں انہیں بار بار بڑے زور اور قوت کے ساتھ کہتا ہوں کہ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ جب بھی آپ یہ آواز بلند ہوتی دیکھیں وہ مشرق سے بلند ہو یا مغرب سے، شمال سے ہو یا جنوب سے کہ تم گمراہ ہو تو پہلا فرض جو آپ پر عائد کیا گیا ہے اور پہلا تقاضا جو قرآن مجید تم سے کرتا ہے وہ یہ ہے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ فوراً اپنے نفس کے محاسبے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ کیونکہ جب دھمکیاں دی جاتی ہیں تو بعض دفعہ کچھ نقصانات بھی پہنچتے ہیں۔ تم اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو۔ اگر تم متقی ہو، اگر تمہارا دین اللہ کے لئے خالص ہے تو پھر خدا فرماتا ہے کہ تم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ ہمیشہ جب خطرات کے بادل گرجتے ہیں تو انسان گرد و پیش کا محاسبہ کیا کرتا ہے۔ ظاہر طور پر بھی جب بادل گرجتے ہیں کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ لوگ بعض دفعہ کوٹھوں کی چھتوں پر چڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کہیں سوراخ تو نہیں رہ گیا۔ یہ نہ ہو کہ بارش ہو جائے اور اس وقت ہم پکڑے جائیں پھر باہر جانے کا بھی وقت نہ رہے۔ تو ہر معقول آدمی گرجتے ہوئے بادل سے وقت پر فائدہ اٹھاتا ہے اور اپنے حالات کا جائزہ لیتا ہے، جو خطرے کے رستے ہیں ان کو بند کرتا ہے۔ اور ہر قسم کی ضروریات اور زادِ راہ کو اکٹھا کر لیتا ہے۔ آپ نے کبھی کیڑوں کو نہیں دیکھا کہ خدا نے انہیں بھی یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ جب موسم بدل رہے ہوتے ہیں، جب بادل گرج رہے ہوتے ہیں اس وقت ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان کیڑیوں کو خدا تعالیٰ نے یہ بھی توفیق بخشی ہے کہ ابھی وہ گرج بھی نہیں رہے ہوتے تو ان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔ اور وہ اپنے سوراخوں سے اپنی بلوں سے ضرورت کی چیزوں کو اونچی جگہوں کی طرف منتقل کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ آپ نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا کہ بعض دفعہ یوں لگتا ہے کہ اچانک کیڑیوں کو یہ جنون اُٹھ گیا ہے کہ وہ اپنے انڈے

انتھا اٹھا کر بلوں میں سے نیکہ دیواروں پر چڑھ رہی ہوتی ہیں اس سے کہ خدا تعالیٰ نے ان میں یہ ملکہ رکھا ہے کہ وہ آنے والے خطرات کو بھانپ لیتی ہیں اور اس کے مطابق پھر وہ کارروائی شروع کر دیتی ہیں تو گرجتے ہوئے بادلوں کے وقت انسان بھی حسب توفیق کوشش کرتا ہے۔ پس

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم نے کیا کرنا ہے۔ تم نے اپنے دل کے صحیفوں کو صاف کرنا ہے۔ تم نے اپنے تقویٰ کا خیال کرنا ہے۔ تم نے یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تم نے یہ دیکھنا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا بھی کر رہے ہو کہ نہیں۔ اگر حسب توفیق تم مخلص ہو اگر حسب توفیق تم خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانے کی کوشش کرتے ہو۔ اگر تمہارا رُخ اپنے مولیٰ ہی کی طرف ہے تو پھر اللہ تمہیں بتاتا ہے اور اللہ تمہیں تسلی دیتا ہے کہ ہرگز تمہارا غیر تمہیں گمراہ قرار دینے والا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ تم خدا کی حفاظت میں ہو تم اللہ کی رحمت کے سائے تلے ہو تم اللہ کے فضلوں کے وارث بنائے جانے والے ہو اس لئے یہ بارش یہ بادل جو گرج رہے ہیں یہ تمہارے لئے بجلیاں لے کر نہیں آئیں گے بلکہ تمہارے رحمتوں کی بارش کر کے واپس جائیں گے۔

(منقول از الفضل ۴ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

درخواست ہائے دُعا

مکرم اوتار کرشن صاحب تلو بیجبہاڑہ کشمیر سے اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے جمع کرواتے ہوئے اپنی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف کا گذشتہ دنوں ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے دائیں ٹانگ کی ہڈی تین جگہ سے فریکچر ہوا ہے۔ ان دنوں موصوف بون اینڈ جوائنٹ ہسپتال سرینگر میں زیر علاج ہیں۔ موصوف جماعتی کاموں میں تعاون دینے والے ہیں قارئین بدر سے موصوف کی صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر سید بشارت احمد حسینی بیجبہاڑہ خان کشمیر) (۲) محترمہ زہرہ جبین صاحبہ صدر لجنہ صوبہ کشمیر اپنی بچی عزیزہ درثمین حفیظہ کی ۔۔۔ میں نمایاں اور اعلیٰ کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار۔ عنایت اللہ منڈاشی قادیان

رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء — بقیہ صفحہ (۲)

محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کی مذکورہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی وہ موعود اقوام عالم ہے جس کو ہندو کتب میں کلکی اوتار اور عیسائیوں کی کتب میں مسیح کی آمد ثانی قرار دیا۔ چنانچہ وہ موعود عین وقت پہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قادیان کی مقدس زمین پر پیدا ہوا۔ آپ نے قرآن مجید احادیث نبویہ کتب تاریخ دیگر مذاہب کی کتب سے بے شمار دلائل پیش کئے جس سے موعود اقوام عالم کے وقت اور اُس کے نام کا تعین ہوتا تھا

آپ نے آنے والے مہدی کے بارہ میں متعدد مذاہب کی پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد اُن کی آمد کا زمانہ مخالفین کا انجام اور اُن کی قائم کردہ جماعت کی کامیابی کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اسکا احیاء

اس تقریر کے بعد محترم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (بہار) نے مذکورہ بالا عنوان پر انگریزی میں ایک مؤثر تقریر کی دوران تقریر موصوف نے بتایا کہ اسلام اپنے آغاز سے بلکہ ایک ہزار سال تک دنیا پر مذہبی، علمی، ثقافتی اور سیاسی اعتبار سے چھایا رہا۔ اور دنیا کے تغیرات پر نمایاں طور پر اثر انداز رہا لیکن ایک ہزار سال کے بعد عالم اسلام کمزور ہونے لگا اور ایک گہری نیند سو گیا۔ مختلف افراد اور تنظیموں نے وقتاً فوقتاً اسلام کے احیاء اور نشاۃ نو کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ خواب غفلت سے جگانے کی کوشش کی لیکن ان افراد اور تنظیموں کی کوششیں تعلیم قرآن پر منحصر نہ ہونے کی وجہ سے صحیح معنوں میں کامیاب نہ ہوئیں۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اُس کی عالمی اشاعت کا فریضہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی ارشادات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود اور اُن کی قائم کردہ روحانی جماعت "جماعت احمدیہ" کے سپرد کیا۔ چنانچہ اس روحانی تحریک نے ایک سو سال کے اندر عالمی وسعت و شہرت حاصل کر لی اور اسکی کوششوں سے اسلام بحیثیت مذہب اب تمام دنیا کے لئے دوبارہ قابل عمل بن گیا۔ اس کی حسین تعلیم اُس کے نبی کی جاذب شخصیت دُنیا کے لئے نمونہ بنے گی۔ اس نمایاں تبدیلی کو دیکھتے ہوئے ہم برملا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ساری دنیا کا ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی رہنما یعنی اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلا دن — دوسرا اجلاس

ظہر وعصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے پہلے دن کا دوسرا اجلاس محترم سید فضل احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے کی اور مکرم وحید الدین صاحب ۔۔۔ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظم ؎

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دُنیا کے ویرانے

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔

غیر ملکی معززین کی تقاریر

بعدہ مکرم عبدالحمید صاحب راجپت آف ماریشس نے ماریشس کے بارہ میں بتایا کہ یہ ملک دُنیا کا ایک کنارہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آواز کو پہنچایا۔ اور آج خدا کے فضل سے وہاں ایک فعال جماعت قائم ہے۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ حضرت امیر المومنین عنقریب اس ملک کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ہم خدا کے فضل سے تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

آپ کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب گلزار آف انگلستان نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ انگلستان میں خدا کے فضل سے جماعت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ اس سال ووکنگ لندن میں قائم کئے گئے ۔۔۔ گلاسگو میں بھی مشن کھولنے کا پروگرام ہے۔ ساؤتھ ہال، گلاسگو، مانچسٹر، برمنگھم، بریڈفورڈ، ہڈرز فیلڈ، آکسفورڈ، ساؤتھ ہال، بریڈفورڈ میں کام کر رہے ہیں۔ انگلستان میں ستره جماعتیں قائم ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا بجٹ بھی ۔۔۔ لاکھ سے ۔۔۔ اور ۔۔۔ جماعت اس میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور بہت سی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ نے مذکورہ بالا عنوان پر تقریر فرماتے ہوئے بتایا کہ کائنات میں بسنے والے انسانوں کے لئے آپ رحمت تھے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ عرب کے لوگوں نے جو سلوک آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وہ آج تک دُنیا میں کسی سے روا نہیں رکھا گیا۔ قرآن مجید نے ظھر الفساد فی البر والبحر کے الفاظ میں یہ وضاحت فرما دی ہے کہ اس وقت مشرق و مغرب شمال و جنوب خشکی و تری میں فساد ہی فساد پھیلا ہوا تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا

آپ نے مصائب و مظالم کی آگ سے گذر کر اپنے مقدس مشن کو منزل مقصود تک پہنچایا۔ ازاں بعد ایک فاتح کی حیثیت میں اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کے ساتھ آپ نے جو سلوک فرمایا تاریخ اُسکی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ آپ کی جذبات سے پُر تقریر کے دوران بیشتر سامعین کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ آپ نے اپنی بصیرت افروز تقریر کے آخر میں فرمایا کہ حضور صلعم کو خدا تعالیٰ نے حیات ابدی عطا کی ہے۔ آپ کے فیضان کو تاقیامت جاری و ساری رکھا ہے۔ چنانچہ وعدہ الٰہی کے مطابق اس زمانہ میں حضرت رسول کریم صلعم کی غلامی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام آئے جنہوں نے اسلام کی ۔۔۔ اور آپ نے بھی اپنی جماعت کو اپنے آقا کے نقش قدم پر چلنے کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلعم کا مثیل بنا کر بھیجا تا آپ کی سیرت کو دوبارہ عملی رنگ میں قائم کیا جائے۔

غیر ملکی زائرین کی تقاریر

اس بصیرت افروز تقریر کے بعد غیر ملکی زائرین نے تقاریر کیں۔ سب سے پہلے مکرم علی یوسف صاحب آف نائیجیریا نے بتایا کہ نائیجیریا ایک آزاد ملک ہے جہاں دس فیصد مسلمان آباد ہیں جن میں احمدیوں کی آبادی پانچ (۵) لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ آپ نے جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا ایک ہفت روزہ اخبار (Truth) اور ۔۔۔ نکلتا ہے نائیجیریا کے مسلمانوں ۔۔۔ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ اس نے ایک پروگرام "وائس آف اسلام" کے تحت نائیجیریا کی چار ریاستوں کے ریڈیو سٹیشنوں سے جاری کیا ہے ایک مشنری ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا میں احمدیت بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ نوجوان عیسائی اس طرف کافی توجہ دے رہے ہیں اور مسلم طبقہ بھی ۔۔۔ رہا ہے۔

مکرم ۔۔۔ صاحب آف اردن نے عربی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک واحد جماعت ہے جو تبلیغ و اشاعت قرآن کا کام کر رہی ہے اور اس میدان میں رات دن سرگرم عمل ہے آپ نے کہا کہ مجھے پچاس سال قبل کا زمانہ یاد آتا ہے جب مسلمان ہمیں کافر کہتے تھے کیوں کہ ہم تبلیغ کرتے تھے اور وہ ہمارے کافر ہونے کی یہی دلیل دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ فریضہ تبلیغ صرف علمائیت کے لئے مخصوص ہے لیکن حالات آج اس کے خلاف ہیں اب وہ ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپ نے ملک میں احمدیت کے اثر و نفوذ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے روز افزوں ترقی کا ذکر کیا اور دُعا کی کہ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم بہتر رنگ میں خدمت کر سکیں۔

دوسرا دن - پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۶/۱۲ ۱۹ بروز سوموار صبح دس بجے محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب M.A, Ph.D سابق صدر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم رمضان علی صاحب کلکتہ نے کی مکرم غلام نبی صاحب ناظر آف بارہی پورہ (کشمیر) نے اپنی نظم سے۔

ہادیٔ دین خدا تجھ پر سلام
اے مسیح مصطفےٰ تجھ پر سلام

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

ذکر حبیب علیہ السلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید قادیان و مؤلف اصحاب احمد کی ذکر حبیب علیہ السلام کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت، اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا عشق اور غیرت اسلامی پر مشتمل انتہائی ایمان افروز واقعات ایسے انداز میں بیان فرمائے کہ سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔

قومی یکجہتی اور جماعت احمدیہ کی مساعی

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کی مذکورہ بالا عنوان پر ہوئی آپ نے فرمایا کہ آج بے چینی اور افراتفری کے ایک عجیب سے دور سے گذر رہی ہے بڑی طاقتیں ہتھیاروں کی دوڑ میں لگی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں جس کی وجہ سے دنیا پر اس وقت تیسری عالمی جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں ایسے پرخطر حالات میں دنیا میں حقیقی امن اور سکون اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب انسان اپنے خالق کی شناخت حاصل کرے آپ نے قومی اتحاد اور یکجہتی سے متعلق قرآنی اصول اور ان کی تائید میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بصیرت افروز ارشادات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اندرون ملک امن و آشتی کی فضا اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے کہ (۱) بھارت کے سب شہریوں کو مساوات کے حقوق دے کر مساوی کا شہری سمجھا جائے کوئی بھی دوسرے درجہ کا شہری نہ ہو خواہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو۔

(۲) حب الوطنی کا جذبہ سب شہریوں میں پیدا کیا جائے

(۳) تمام مذہبی پیشواؤں کی عزت و تکریم کی جائے۔ جماعت احمدیہ اس سلسلہ میں ہر سال سیرت پیشوایان مذاہب منعقد کرتی ہے۔

(۴)۔ تمام مذہبی کتب اور دھارک استھانوں کی عزت کی جائے۔

(۵)۔ مذہبی امور میں سب کو آزادی حاصل ہو مگر آزادی مذہب کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے مذہب والوں کی دل آزاری کی جائے۔

(۶)۔ مذہبی مباحثات اور مذاکرات میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور کوئی شخص کسی مذہب پر ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اُن کے اپنے مذہب پر پڑتا ہو۔

(۷) انگریزوں نے DIVIDE AND RULE کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے تاریخ کو مسخ کرکے ایسے واقعات TEXT BOOKS میں داخل کئے جو قوموں میں باہمی منافرت پیدا کریں۔ ایسے واقعات کو تاریخ سے نکال دیا جائے تا معصوم ذہن مسموم نہ ہوں

(۸) سیکولر سٹیٹ میں سب شہریوں کو ترقی کے مساوی مواقع حاصل ہوں۔ اُن کی مذہبی زبان اور کلچر کی حفاظت کی جائے۔

(۹)۔ گذشتہ بادشاہوں اور راجاؤں کے فرضی یا حقیقی واقعات کو بار بار بیان کرکے باہمی تلخی پیدا نہ کی جائے۔

غیر ممالک کے مندوبین کی تقاریر

ازاں بعد غیر ممالک سے تشریف لانے والے احباب نے تقاریر کیں۔ سب سے پہلے مکرم علی قاضی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ نے اپنے ملک میں احمدیت کی تبلیغ و ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔ میں نے ۱۹۵۶ء میں احمدیت کو قبول کیا تھا اور اُس وقت سے ہم برابر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو بچشم خود پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں جن سے ہمارے ایمان مضبوط ہو رہے ہیں۔ ٹرینیڈاڈ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص اور فدائی جماعت قائم ہے جو اشاعت اسلام کے لئے صبح و شام سرگرم عمل ہے۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر حلیم صاحب آف انڈونیشیا نے تقریر کی آپ نے کہا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا اس وقت مشکلات سے گذر رہی ہے پھر بھی اٹھائیس ۲۸ افراد پر مشتمل انڈونیشین وفد اس جلسہ میں شریک ہوا ہے۔ جماعت کی ۸۴ شاخیں انڈونیشیاء کے ستائیس ۲۷ حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں ہم وہاں مزید مسجدیں اور مشن ہاؤس تعمیر کر رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہم نے مرحوم ملک غلام فرید صاحب کے تیار کردہ انگریزی قرآن کو انڈونیشین زبان میں ترجمہ شائع کیا ہے آپ نے جماعت کی ترقی کا ذکر کیا کہ خدا کے فضل سے جماعت انڈونیشیا میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے۔

مکرم طارق احمد شریف صاحب آف امریکہ آپ نے کہا کہ میرے والد یحییٰ شریف صاحب نے ۱۹۵۷ء میں اور والدہ محترمہ نے ۱۹۶۷ء میں احمدیت کو قبول کیا۔ اس سے پہلے وہ یہودی تھے آپ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد نازل ہونے والے روحانی انعامات کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام ہی موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ امریکہ میں خدا کے فضل سے احمدیت روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور عیسائیت احمدیت کے مقابل پر شکست کھا رہی ہے۔ ہم خدا کے فضل سے تبلیغ کے لئے مختلف ذرائع سے کام اختیار کر رہے ہیں یونیورسٹی کالجوں میں تبلیغ ہوتی ہے۔ اور انہیں اسلام کی سنہری تعلیم سے روشناس کیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا وہ دن دور نہیں کہ جب امریکہ کے لوگ حقیقت کو قبول کریں گے۔ اور ہماری یہ کوششیں بارآور ہوں گی۔

دوسرا دن ـــ دوسرا اجلاس

ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ سید نواب احمد صاحب گنگوہی نے کی اور نظم مکرم ولی محمد صاحب آف یادگیری نے خوش الحانی سے پڑھی ازاں بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تقریر کی آپکی تقریر جنرل رنگ میں غیر مسلم حضرات کے لئے تھی آپ نے پنجابی زبان میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام کہ اسلام ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل دین ہے۔ آپ نے بتایا اس دور میں انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ چکا ہے۔ اس کی پیشگوئیاں ہندو، سکھ، عیسائی، اور مسلمانوں کی مقدس کتب میں موجود ہیں۔ موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ نے اس یگ کا اوتار حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو بنا کر بھیجا آپ کی آمد کی خبر تمام مقدس کتب میں موجود ہے۔ آپ نے کہا اگر دنیا امن و شانتی چاہتی ہے تو وہ صرف اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کے نیچے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہاں نہ کالے گورے کا امتیاز ہے اور نہ امیر اور غریب کا سوال

جماعت احمدیہ کے عقائد پر اعتراضات کا جواب

اس اجلاس کی دوسری تقریر "جماعت احمدیہ کے عقائد پر اعتراضات کا جواب" کے عنوان پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج کلکتہ نے کی آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کے بعد اس کے عقائد در بارہ ختم نبوت، وفات مسیح اور مسئلہ جہاد۔ پر مخالفین کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل جواب دیتے ہوئے مخالفین کو دعوت دی کہ وہ صحیح راہ اپنائیں۔ آپ نے واقعات اور شواہد کی روشنی میں اپنے مضمون کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بہترین رنگ میں پیش کیا

تیسرا دن - پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کے پہلے اجلاس کا انعقاد محترم صدیق امیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرالہ و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم مولوی ... کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب آف سورو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سے

نشان کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

خوش الحانی سے پڑھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری وانذاری پیشگوئیاں

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری و انذاری پیشگوئیوں کے موضوع پر کی جو پر از معلومات تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کو دنیاوی لحاظ سے کوئی ایسا اثر و رسوخ حاصل نہیں تھا اور نہ ہی آپ کسی مکتب کے تعلیم یافتہ تھے بلکہ ایک گمنام بستی میں رہائش پذیر تھے۔ لیکن قادیان کی اس گمنام بستی سے اٹھنے والی آواز جو ایک بیکس بے سر و سامان اور گمنام انسان کی طرف سے بلند ہوئی وہ دنیا بھر میں گونجی اور آج اس کی صدائے بازگشت ہر قریہ ہر بستی ہر شہر اور ہر ملک سے سنی جا رہی ہے۔ مکرم نیاز صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بالواسطہ اور بلاواسطہ ترقیوں کا ذکر، اظہار خدا تعالیٰ کے اُن الہامات اور وعدوں کی روشنی میں کیا جو خدا تعالیٰ نے آپ سے کئے فاضل مقرر نے ۱۸۸۹ء تا ۱۹۸۳ء تک کے تمام حالات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ آپ کی متعدد پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو رہی ہیں۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور احمدیت کا مستقبل

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ بالا عنوان پر کی آپ نے سورہ جمعہ کی آیت ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم الخ کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں پیدا شدہ اخلاقی و روحانی انقلاب کا ذکر کیا اور مسلمانوں کے بگڑنے کے بارے میں آنحضرت صلعم کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں اور پھر مسلمانوں کے دوبارہ ترقی کرنے سے متعلق قرآن مجید اور احادیث کی پیشگوئیوں کی وضاحت کرتے ہوئے خصوصاً اس امر کو تفصیلاً بیان کیا کہ انیسویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی بیداری کے

لئے کئی تحریکیں اٹھیں لیکن اُن میں سے کوئی بھی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام سرانجام نہ دے سکی۔ بلکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ تھی۔ سو وہ موعود ظاہر ہو گیا جس نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ مقرر موصوف نے اسلام کی نشاۃ اولیٰ اور نشاۃ ثانیہ کا نہایت دلچسپ رنگ میں موازنہ کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مخالفین کی طرف سے جس طرح ظلم و ستم ڈھائے گئے اسی طرح امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کو بھی مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا جس طرح نام بگاڑ کر صابی رکھا گیا اسی طرح جماعت احمدیہ کو مرزائی اور قادیانی کہا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ آج صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہی صحابہ کرام کے نقش قدم پر ایک مضبوط نظام تبلیغ اور نظام بیت المال ہے جس سے اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کا کام ساری دنیا میں نہایت شاندار طریق سے کیا جا رہا ہے۔ آپ نے اسلامی اخوت و برادری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج احمدیوں کا باہم ایثار صحابہ کرام کی یاد تازہ کرتا ہے۔ آپ نے احمدیت کے مستقبل کے تعلق سے کئی ایک ایمان افروز پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے۔ اور اس تقدیر کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

غیر ملکی مہمانان کرام کے تاثرات

آپ کی تقریر کے بعد باہر سے تشریف لانے والے مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان فرمائے سب سے پہلے محترم مصطفےٰ ثابت کینیڈا نے بتایا کہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے مصر اور کینیڈا کی جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس جلسہ میں شرکت کی توفیق بخشی آپ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سال جماعت نے برٹش کولمبیا میں نیا مشن ہاؤس تعمیر کیا ہے۔ چالیس ایکڑ زمین پر تعمیر ہونے والا مشن ہاؤس کیلگری کی جماعت کے نام کر دیا گیا ہے۔ نیز اس سال اسلام و احمدیت کی تعلیم پر مشتمل پروگرام ٹیلی ویژن پر پیش کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ ہماری مخالفت بھی ہو رہی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہماری ہر رنگ میں تائید و نصرت بھی ہر گام پر فرما رہا ہے آپ نے مصر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں خدا کے فضل سے باقاعدہ جماعت قائم ہے اور وہ جمعہ ادا کرتے ہیں اور دیگر تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے تبلیغ کا میدان کافی وسیع ہے۔ آپ نے اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے دُعا کی تحریک بھی کی۔

محترم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل امیر امریکہ نے امریکہ میں تبلیغی مہمات کا ذکر کرنے کے بعد ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی شہادت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جہاں ان کی شہادت کا ہمیں صدمہ ہے وہاں بیشمار فوائد بھی حاصل ہوئے۔ بیشتر تمام اخبارات نے اس سانحہ کو کافی اہمیت دیکر شائع کیا۔ جس کی وجہ سے جماعت کا وسیع تعارف ہوا۔ تبلیغ کا کام وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ اور جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں وہاں وہ قرب و جوار میں جماعتیں قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہمارا مستحکم ارادہ یہ ہے کہ ہم احمدیت کو پھیلا کر دم لیں گے۔ آخر میں آپ نے خلافت حقہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق پانے اور خدمت کرنے کے لئے دُعا کی درخواست کی۔

محترم عبداللہ صاحب جرمنی نے کہا کہ ہم قادیان سے اٹھنے والی آواز کو اہل جرمن کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے جرمن جماعت کا نیشنل نائد بنایا گیا ہے۔ اور اسی وقت وہاں تبلیغی مجالس قائم ہیں)۔ اور نہایت منظم طریق سے کام کر رہی ہیں۔ تبلیغ کا کام بھی احسن رنگ میں ہو رہا ہے باوجودیکہ وہاں کے لوگ بڑے مصروف ہیں لیکن ہم انہیں لٹریچر وغیرہ دیتے ہیں اور اُن سے دوستانہ ماحول پیدا کر کے تبلیغ کا ماحول پیدا کرتے ہیں نیز کہا کہ امسال ہم نے فرینکفورٹ کے بک فیئر میں اپنا اسٹال قائم کیا اور ہزاروں کتابیں تقسیم کیں۔ خدا کے فضل سے جماعت بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے

دوسرا اور آخری اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء کے آخری دن کا دوسرا اور آخری اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کی اور مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد (کشمیر) نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

ذکر خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

غیر ملکی معززین کے تاثرات

سب سے پہلے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احباب نے اپنے تاثرات بیان کئے مکرم شفیع احمد صاحب آف بنگلہ دیش نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں معہ دس افراد کے پہلی مرتبہ اس روحانی اجتماع میں شریک ہو رہا ہوں آپ نے کہا بنگلہ دیش میں اس وقت ستر جماعتیں قائم ہیں جن میں افراد جماعت کی مجموعی تعداد بیس ہزار سے زائد ہے۔ ہم ہر سال جلسہ سالانہ منعقد کرتے ہیں جن کے بہترین تبلیغی نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ خدا کے فضل سے تبلیغ کا کام ہم بڑے منظم طریق سے کر رہے ہیں۔

مکرم محمد اکرم صاحب آف لیبیا نے کہا کہ میں نے ۱۹۸۰ء میں احمدیت کو قبول کیا اس وقت وہاں پر تین خاندان پر مشتمل [illegible] منظم جماعت ہے۔ جو منظم طریق سے کام کر رہے ہیں۔ مرکز ربوہ کے ساتھ جماعت کا قریبی رابطہ ہے۔ ہم باوجود تھوڑے ہونے کے نہایت جذبہ سے کام کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ لیبیا کا ملک بھی احمدیت کا جھنڈے تلے آ جائے۔

مائیکل کولاب آف لندن نے کہا میں اللہ کے فضل سے انگریز احمدی ہوں۔ میں جلسہ میں شرکت کی غرض سے آیا ہوں۔ میں ۱۹۶۸ء میں کلیم احمد صاحب بٹ اور ان کی بیگم صاحبہ کے ذریعہ اسلام کی تعلیم سے روشناس ہوا۔ مجھے بہت سی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں آخر میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن سے گفتگو کر کے اعتراضات کو دور کیا اور محترم مبارک احمد صاحب کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

مکرم ڈاکٹر نظام الدین صاحب نائیجیریا نے فرمایا کہ نائیجیریا میں اس وقت جماعت کے نو ہسپتال ہیں جن میں سے دو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت ۱۹۶۲ء میں کھولے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۹۷۰ء میں مزید سات ہسپتال کھولے گئے۔ دنیا بھر سے احمدی ڈاکٹر وقف کر کے ان علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور اس طریق سے خدا کے فضل سے وہاں تبلیغ انتہائی خوشگوار ماحول میں ہو رہی ہے۔

خلافت رابعہ کی برکات

اس کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے عنوان بالا کے تحت تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا سے اس بات کو ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم اور دائمی سنت یہی ہے کہ ضرورت حقہ کے مطابق ہر ملک میں نبی رسول اور خدا کے پیغمبر آتے ہیں جن کے مقدس روحانی مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ خلافت قائم کرتا ہے جو نبوت کا تتمہ ہوتی ہے۔ نبی اور رسول کے وصال کے بعد جب قوم کے اندر ایک خوف و ہراس پیدا ہو جاتا ہے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ قدرتِ ثانیہ کا ظہور فرما کر تمکنتِ دین عطا کرتا ہے۔ اور مومنوں کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر کے ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کا نظارہ دکھاتا ہے چنانچہ آج جماعت احمدیہ بھی خدا کے فضل سے خلافت کے سایہ تلے باوجود شدید مخالفت کے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

آپ نے خلافت اولیٰ، ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے آخر میں خلافت رابعہ کی برکات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جو واقعات اسلام کے دور اول میں پیش آئے تھے بعینہٖ وہی واقعات دور ثانی میں بھی رونما ہوئے مثلاً حضرت علیؓ کا انتخاب ماہ جون میں ہوا تھا اور یہاں بھی خلیفہ رابعہ کا انتخاب ماہ جون میں ہی ہوا۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا ایک نام طاہر تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مقدر کیا کہ امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ چہارم کا نام بھی طاہر ہے۔ آپ نے مسجد بشارت اسپین، مسجد بیت الہدیٰ آسٹریلیا، [illegible] چندوں کی تحریک، بیوت الحمد منصوبہ اور تحریک داعی الی اللہ وغیرہ کو خلافت رابعہ کی عظیم برکات کے ثبوت میں پیش کیا۔

انعامی تمغہ کی تقسیم

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تمغہ جات کی اسکیم کے تحت ہندوستان کی دو احمدی طالبات کو طلائی تمغہ اور انعام عطا فرمایا۔ محترم عبدالحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم نے اُن طالبات کے نام اور پوزیشن کا ذکر کیا۔ چونکہ یہ طالبات بہار کی رہنے والی تھیں اور اس موقعہ پر حاضر نہیں ہو سکی تھیں اس لئے یہ انعامات ان کے والد محترم ڈاکٹر یونس احمد صاحب نے وصول کئے بچیوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) صبیحہ یونس صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد یونس صاحب آف بھاگلپور (بہار) ایم اے سائیکلوجی۔ یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن (تمغہ اور تفسیر صغیر)

(۲) نصرت یونس صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد یونس صاحب آف بھاگلپور (بہار) ایم اے انگلش چوتھی پوزیشن (تفسیر صغیر)

اس موقعہ پر تمام حاضرین نے فلک بوس اسلامی نعروں کے ذریعہ اپنی خوشنودی اور مبارکبادی کا اظہار کیا۔ بعدہ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے دوران سال فوت ہونے والے موصی صاحبان و موصیات کی فہرست سُنا کر اُن کے لئے دُعائے مغفرت کی تحریک کی۔

اختتامی خطاب

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو فتنہ و فساد آنحضرت صلعم کے زمانہ میں برپا تھا تاریخ مذاہب اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم انسان کو مبعوث فرمایا چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ نے عرب کے اندر ایسا عظیم روحانی انقلاب پیدا کیا کہ وہ وحشی درندہ خصلت لوگ دنیا کے معلم و مربی بن گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اُس مخبر صادق نے یہ خبر بھی دے رکھی تھی کہ جب دنیا میں ایسے ہی حالات دوبارہ رونما ہوں گے اور دُنیا خدا سے برگشتہ ہو جائے گی بالخصوص مسلمان واحدانیت کو چھوڑ دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ

پھر ایک مرتبہ اسی قسم کا عظیم روحانی انقلاب دُنیا میں پیدا کرے گا۔ اُس زمانہ میں اگر ایمان ثریا تک پہنچا ہو تو وہ اسے واپس لائیگا۔ پس اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو توحید کے قیام کے لئے کھڑا کیا ہے آپ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ اس کام کے لئے ساری قوم کا مجتمع ہونا ضروری ہے آپ نے فرمایا ہمارا پیارا امام بار بار صحابہ کرام کی زندگیوں کے واقعات ہمارے سامنے بیان فرماتا ہے تاکہ ہم آنے والے عظیم روحانی انقلاب کے لئے تیار رہوں۔ پس اے میرے پیارے بھائیو!! ذمہ داری اتنی عظیم اور اتنی بڑی ہے کہ اگر دُنیا میں بسنے والے ڈیڑھ کروڑ احمدی اور اُن کی اولادیں اس کام میں جُت جائیں تب بھی نصرت الٰہی کے بغیر یہ کام ناممکن ہے۔ ہمیں اپنے پیارے امام خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں کے ساتھ قدم ملا کر چلنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہوگا۔ اور اپنی زندگیوں کو بدلنا ہوگا۔ تب ہم اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں یہ یاد رکھو کہ ساحل مراد تک پہنچنے کے لئے عظیم قربانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے افراد ابتدا سے ہی قربانی کرتے چلے آئے ہیں۔ اور آئندہ بھی جب ہمارا خلیفہ قربانی کا مطالبہ کرے ہم سینہ سپر ہوں اور ہر قربانی پیش کریں۔

آیئے اس جلسہ کے اختتام پر ہم خداتعالیٰ ذوالجلال والاکرام سے دُعا کریں کہ وہ ہمیں ہماری زندگیوں میں جلد از جلد غلبۂ اسلام کے ایام دکھلائے۔ اور وہ انسان جو اپنے خالق سے بہت دور جا پڑے ہیں اُنہیں آستانۂ خدا پر جھکنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا نے جس عظیم وجود کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے اُس کے جھنڈے تلے ساری دنیا جمع ہو جائے آمین۔

دلوں کو گرما دینے والے اس خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی جس کے بعد جماعت احمدیہ کے ۹۲ویں جلسہ سالانہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

نماز تہجد اور درس قرآن کریم

جلسہ سالانہ کے مقدس ایام میں ٹھیک پانچ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں علی الترتیب مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب حیدرآباد۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ کو نماز تہجد پڑھانے اور فجر کی نماز کے بعد علی الترتیب مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ مکرم الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی کو درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۸/۱۲/۱۹ کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے چودہ نکاحوں کا اور مورخہ ۲۸/۱۲/۳۰ کو بعد نماز فجر ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ نکاح میں آپ نے فرمایا کہ سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقعہ پر جن آیات کا انتخاب فرمایا اُن میں بتایا گیا ہے کہ مومن کے کاموں میں اُس کی نظر صرف حال پر ہی نہیں بلکہ مستقبل پر بھی ہونی چاہیئے۔ پس ایسے مواقع پر آیت قرآنی ولتنظر نفس ما قدمت کے تحت ہمیں اپنے اندر اسلام و احمدیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔

تبلیغی منصوبہ بندکمیشن کا اجلاس

۸۳/۱۲/۱۹ کو ٹھیک آٹھ بجے شب زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان سے آئے اراکین مرکزی منصوبہ بندکمیشن کے علاوہ جملہ مبلغین کرام نے شرکت کی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے گذشتہ سال کمیشن کے تحت ہونے والے کاموں اور اُن نتائج پر مشتمل ایک رپورٹ پیش فرمائی جس کے نتیجہ میں گذشتہ سال تقریباً پنجاب میں پانچ صد افراد نے احمدیت کو قبول کرنے کا شرف حاصل کیا آئندہ کے لئے بعض اہم فیصلہ جات کئے گئے۔ اسی روز دوسرے اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کے بعد ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے آنے والے موصیان کے تابوتوں کی مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر کے تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔

غیر ملکی معززین کی تقاریر کا ترجمہ تینوں ایام مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر کہا دنت۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈوکیٹ کرتے رہے۔

غیر ملکی زائرین کا تعارف

مورخہ ۲۰ر دسمبر بعد نماز فجر مسجد اقصیٰ میں غیر ملکی احباب کی خدمت میں محترم عبدالحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم نے ایڈریس پیش کیا اور جملہ وفود کے لیڈران کو خطاب کا موقع دیا گیا چنانچہ انہوں نے اپنا اور وفد میں شامل دیگر افراد کا تعارف کرایا۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے اردو میں مترجم کے فرائض ادا کئے۔ الحمد للہ امسال کا جلسہ سالانہ ہر جہت سے کامیاب رہا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جلسہ کی برکتوں اور رحمتوں سے وافر حصہ عطا فرماوے۔ (آمین)

جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● مکرم غلام مرتضیٰ صاحب معلم وقف جدید پنکال (اڑیسہ) رقم طراز ہیں کہ زیر صدارت مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت ۱۸ر دسمبر کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم شاباج خان صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عبدالنعیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار غلام مرتضیٰ مکرم جمعہ خان صاحب اور صدر صاحب موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اجتماعی دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

● مکرم غلام مرتضیٰ صاحب نے ہی تحریر کیا ہے کہ مورخہ ۲۰ر دسمبر کو موصوف کی نگرانی میں زیر صدارت محترمہ مریم بی بی صاحبہ لجنہ اماء اللہ پنکال نے جلسہ سیرت النبی منایا۔ محترمہ فاقرہ بی بی۔ محترمہ علگوں پری بی بی اور صدر صاحبہ نے رسول کریم صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

● مکرم منظور احمد صاحب قریشی قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیک یاری پورہ رقم طراز ہیں کہ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ کی تقریب منعقد ہوئی مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت اور عزیزم شاہد الطاف کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب قریشی سیکرٹری مال۔ مکرم شیخ عبدالغفار صاحب۔ مکرم امان اللہ خان صاحب۔ مکرم صادق محمود صاحب قریشی۔ مکرم محمد اقبال صاحب خان معلم اور خاکسار منظور احمد قریشی نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی اس دوران عزیز شمیم احمد ڈون اور خالد محمود نے نظمیں پڑھیں

● مکرم شیخ محمد عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۸۳/۱۲/۱۸ کو مسجد احمدیہ بھدرک میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر انتظام بعد نماز فجر جلسہ سیرت النبیؐ کی تقریب منائی گئی جس میں عزیزم قمر احمد ناٹک کی تلاوت اور عزیزان ضیاء احمد ظفر۔ عطاء المنان افضل اور تنویر احمد کی نظم خوانی کے بعد عزیزان میاں ناصر احمد جاوید اور فرحان کریم نے تقاریر کیں۔

● مکرم شیخ محمد عبدالرب صاحب ہی کی رپورٹ کے مطابق اسی روز ٹھیک ۹ بجے مکرم شیخ شمس الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مکرم وسیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عبدالحکیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد عزیزم میاں منظور احمد صاحب زعیم۔ خاکسار محمد عبدالرب۔ مکرم مبارک احمد صاحب شاہ۔ مکرم وسیم احمد صاحب۔ مکرم عبدالاحد صاحب۔ مکرم عبدالحکیم خان صاحب۔ مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے تقاریر کیں۔ اور عزیزم شیخ عبدالرشید صاحب عزیزم میاں قمر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔

● محترمہ طاہرہ رب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھدرک اڑیسہ رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۸۳/۱۲/۱۸ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم منایا گیا۔ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک۔ اور مکرمہ معطرہ خاتون صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار طاہرہ رب۔ مکرمہ امۃ الرشید خود صاحبہ مکرمہ مذکرہ خاتون صاحبہ (اول) مکرمہ شمیم قمر صاحبہ۔ مکرمہ زکیہ خاتون صاحبہ مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ مکرمہ امۃ الرب نقی صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ رحمت النساء صاحبہ۔ مکرمہ نفیسہ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ زکیہ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ مطہرہ خاتون صاحبہ مکرمہ مذکرہ خاتون صاحبہ (دوم) مکرمہ آمنہ نفیسہ صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ مکرمہ طیبہ خاتون صاحبہ مکرمہ شاہدہ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اور مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس دوران عزیزہ عطیۃ القدوس عنبلی، مکرمہ حبیبہ خاتون صاحبہ مکرمہ صدیقہ خاتون صاحبہ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ مکرمہ منورہ خاتون صاحبہ اور مکرمہ طاہرہ خاتون صاحبہ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ خاکسار کی صدارتی تقریر کے بعد مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور مجلس برخاست ہوئی اجلاس میں احمدی مستورات اور ناصرات کے علاوہ غیر از جماعت مستورات بھی شرکت کی اللہ تعالیٰ بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین

أليس الله بكاف عبده

کی خالص سونے اور چاندی سے بنی دیدہ زیب اور پائیدار انگوٹھیوں اور جدید ترین خوبصورت ڈیزائنوں میں ہر قسم کے معیاری زیورات کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

رگھبیر سنگھ کشمیر جیولرز عقب مسجد اقصیٰ قادیان۔

توکل علی اللہ اور معجزانہ تائید و نصرت الٰہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ ایک ایمان افروز واقعہ

مرسلہ:- مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج صوبہ تامل ناڈو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کولمبو (شری لنکا) میں مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء منعقدہ مجلس شوریٰ کی دوسری نشست کے آغاز میں اپنا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ سنایا جو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت سے ۱۷ سال قبل کا ہے لیکن یہ واقعہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے توکل علی اللہ کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ ایمان افروز واقعہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اپنے ہی الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:-

”جب میں ۱۹۶۵ء میں سیلون آیا تھا تو مجھے ایک دلچسپ تجربہ حاصل ہوا۔ جس ہوائی جہاز میں بیٹھ کر میں سیلون پہنچا جب ہم کولمبو کے قریب پہنچے تو اُس جہاز کو طوفان کا سامنا ہوا۔ وہ اتنا خطرناک طوفان تھا کہ جہاز کا عملہ بھی خوف زدہ ہو گیا اور بہت زیادہ موسم خراب ہوا۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ سارے جہاز والوں نے شور مچا دیا اور کوئی چیخیں مار رہا تھا کوئی کچھ کہہ رہا تھا۔ اور میں اطمینان سے بیٹھا رہا تھا اُس وقت تک مجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ دوسری سیٹ پر کون بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن جب ہم اُس طوفان میں سے گزر گئے اور امن آ گیا اور لینڈ کرنے لگے میرے ساتھی نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے مختصر تعارف کرایا کہ میں مسلمان ہوں اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور پاکستان سے آ رہا ہوں۔

اُس پر اُس نے مجھ سے کہا کہ آپ تو مسلمان نہیں لگتے اس لئے کہ اِس جہاز میں اور بھی مسلمان ہیں اور اُن سب کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ لیکن آپ بڑے آرام سے بیٹھے رہے اور آپ نے کوئی شور نہیں مچایا۔ میں نے اُس کا یہ جواب دیا کہ میں مسلمان صرف خیال میں نہیں ہوں۔ بلکہ عملاً ہوں۔ اور ایک زندہ خدا کے وجود کا قائل ہوں۔ اور موت ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہاں رہیں یا وہاں رہیں۔ ہم خدا کے پاس ہی ہوں گے۔ بلکہ دوسری زندگی بہتر ہے۔ اس لئے میرے لئے ڈرنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ اس بات کا اُس کے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ یہ ایک ایسا آدمی ہے جو خدا پر اِس طرح یقین رکھتا ہے۔

اُس نے اپنا یہ تعارف کروایا کہ میں شری لنکا حکومت کے محکمہ HOUSING AND WELFARE کا ڈپٹی منسٹر ہوں۔ اُس نے اصرار کیا کہ اُس کے گھر میں ضرور ایک ہفتہ کے لئے مہمان ٹھہروں۔ وہ کینڈی (KANDY) کا رہنے والا تھا۔ عجیب اتفاق یہ ہے کہ جب میں پاکستان سے چلا تھا تو مجھے لوگوں نے بتایا تھا کہ کینڈی بہت خوبصورت جگہ ہے۔ وہاں ضرور جانا ہے۔ لیکن Foreign Exchange کی ان دنوں میں بڑی دقت تھی مجھے صرف حکومت نے سیلون آنے کے لئے صرف دس ڈالر دیئے تھے۔ اور جو پاکستانی روپیہ تھا جس کو میں نے جب Declare کر دیا تو اُنہوں نے رکھوا لیا۔ یعنی پاکستان کے Emmigration والوں نے۔ اور دس ڈالر میں میں کینڈی نہیں جا سکتا تھا۔ وہاں کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اُس نے مجھے خود دعوت دی۔ میں نے اُس سے کچھ ذکر نہیں کیا تھا۔ اُس نے خود کہا کہ آپ کینڈی آئیں اور ہمارے گھر مہمان ٹھہریں۔ میں تو پہلے ہی تیار بیٹھا تھا۔ میں نے فوراً قبول کر لیا۔

اب آدھا مسئلہ میرا حل ہو گیا۔ سوال تھا کہ میں رہوں کہاں اور داخل کس طرح ہوں؟ تو پتہ یہ چلا کہ Emmigration والوں کے قانون بڑے سخت ہیں اور جس کے پاس زیادہ ڈالر نہ ہوں اُس کو داخل ہی نہیں ہونے دیتے۔ چنانچہ وہ مجھے کہنے لگے کہ آپ تو اندر جا ہی نہیں سکتے۔ B.O.A.C کا اگلا جہاز جو واپس جا رہا ہے اُس میں ہم تمہیں واپس بھجوا رہے ہیں اور اُدھر مجھے خدا نے کینڈی کی دعوت بھی دلا دی تھی۔ میں حیران کھڑا تھا کہ میں کس طرح وہاں جاؤں گا۔ ڈپٹی منسٹر صاحب بے چارے بہت شریف آدمی تھا۔ اُنہوں نے میری مدد کی کوشش کی لیکن اجنبی آدمی کے لئے وہ ذاتی طور پر خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اُنہوں نے سمجھایا۔ لیکن وہ اُن کی بات مان نہیں رہے تھے۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایک سبق دینا تھا۔ یہ اعلان ہوا کہ کوئی شخص مرزا طاہر احمد کا انتظار کر رہا ہے۔ اُن کا نام بتایا تو مجھے یاد ہے مسٹر رابرٹ ہے۔ اُن کو پہلے میں نہیں جانتا تھا۔ اُن کا یہاں کولمبو میں ایک کارخانہ ہے جو animal feed بناتے ہیں۔ وہ سنہالی عیسائی اور بہت بڑے امیر آدمی تھے یہ مجھے بعد میں پتہ لگا۔

اعلان یہ ہوا کہ مرزا طاہر احمد یہاں ہیں کہ نہیں؟ وہ آدمی بھی یہ اعلان سن رہا تھا جس نے یہ کہا تھا کہ تمہیں واپس جانا پڑے گا۔ [illegible] نے اشارہ کر کے اُن کو بتایا کہ یہ کھڑا ہے تو اُنہوں نے کہا کہ میں نے آپ کے لئے Galle Face ہوٹل میں رہائش کا انتظام کر دیا ہے اور آپ تشریف لائیں۔ اُس نے کہا کہ میں تو اِن کو اندر ہی جانے نہیں دے رہا تھا۔ اِن کے پاس پیسے نہیں ہیں اُس نے کہا کہ میں ذمہ دار ہوں۔ مجھ سے دستخط کروا لو۔ اور فوراً اندر جانے دو۔ چنانچہ اُن کی تصدیق کی اور فوراً میرا انتظام ہو گیا۔

مجھے [illegible] تھا کہ یہ کیا تماشہ ہو رہا ہے۔ میں نے ان کا نام کبھی نہیں سنا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ کو کوئی غلطی تو نہیں لگ گئی؟ اُس نے مجھے یقین دلایا۔ اور میں اُن ہی کی موٹر میں بیٹھ کر Galle Face ہوٹل میں چلا گیا۔

اور وہ ڈپٹی منسٹر بڑے ہی حیران کہ یہ عجیب واقعہ ہے کہ یہ آدمی خدا میں یقین بھی رکھتا ہے اور اچانک خدا اس کا انتظام بھی کر رہا ہے۔ وہ بہت حیران ہو کر مجھ سے جدا ہوئے۔ اُن کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ یہ کیا واقعہ ہو رہا ہے۔ میں بھی کم حیران نہیں تھا۔

بہرحال یہ مجھے یقین تھا کہ خدا تعالیٰ نے ہی یہ انتظام کیا تھا لیکن سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کس طرح انتظام کیا ہے؟

میں نے اس کے بعد Mr. Robert سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ آپ کو میں جانتا ہی نہیں۔ آپ کو کس طرح خیال آیا؟ اُنہوں نے جو واقعہ بتایا اس سے تو مطلب حل ہو گیا۔ لیکن اس میں بھی خدا کا ایک خاص فضل اور معجزہ کا نشان شامل تھا۔

جب میں پاکستان سے چلا تھا تو ہمارے ایک دوست تھے شیخ عبدالحفیظ صاحب مرحوم۔ وہ ہڈی کا کاروبار کرتے اور اس کا پاؤڈر سیلون بھجواتے تھے۔ اُن کے اس سے تجارت کے مراسم تھے میرے چلنے کے بعد اُن کو خیال آیا کہ [illegible] مجھے کوئی ضرورت پیش آ جائے اس لئے اُنہوں نے اپنے اِس دوست کو تار دی کہ مرزا طاہر احمد آ رہا ہے فلاں فلائٹ پر اُن سے مل لینا۔ اور اگر اُن کو کوئی ضرورت ہو تو اس سے پوچھ لینا۔

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہ دن اتوار کا تھا اور [illegible] کے دن تاریں ڈیلیور نہیں ہوتیں۔ مجھے رابرٹ نے بتایا کہ اُن کا ایک واقف کار تار والا تھا۔ اُس نے اِن کا تار ریسیو کر کے کہا کہ آپ کے نام ایک تار ہے جو کل ڈیلیور ہونے والی ہے۔ لیکن میں اس کا مضمون فون پر بتا دیتا ہوں کہ [illegible] مرزا طاہر احمد کے نام سے پاکستان سے فلاں فلائٹ پر آ رہا ہے۔

چنانچہ رابرٹ نے مجھے بتایا میں نے یہ پیغام سنا تو فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ اسے مجھے دماغ میں یہ خیال آیا کہ آپ سے میری [illegible] نہیں ہوئی اس لئے میں نے ہوٹل میں آپ کے لئے کمرہ بھی بک کرا لیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں داخل ہونے کا بھی انتظام کر دیا رہنے کا بھی۔ جب رابرٹ کو پتہ لگا کہ میں یہاں رہا ہوں تو اُنہوں نے میرا خود ہی ٹکٹ بھی [illegible] کر دیا۔ یہ سارے انتظام بغیر کسی سبب کے اللہ تعالیٰ خود کر دیئے۔

لیکن اس سے پہلے ایک چھوٹا سا راز بھی ہے جو آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے بعض دوستوں نے جو سیلون آ چکے تھے بتایا کہ آپ پاکستانی روپے لے جائیں وہاں آپ کو شہر میں داخل ہوتے ہی لوگ Official Rate سے بھی زیادہ روپے دیں گے اُن دنوں یہاں کی کرنسی کے مقابلہ پر پاکستانی روپے بہت مہنگا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ لیکن جب میں Emmigration Department میں فارم پُر کرنے لگا تو اُس پر لکھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس اپنے ملک کی کتنی کرنسی ہے۔

اب میرے لئے دو باتیں تھیں۔ میں جھوٹ بولتا اور چھپا لیتا۔ اور اس طرح میں داخل ہو جاؤں گا یا یہ فیصلہ کرتا کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ آگے اللہ کی مرضی۔ نہیں داخل ہوتا تو نہ سہی۔ چنانچہ میں نے یہی فیصلہ کیا اور میں نے فارم پر لکھ دیا کہ اتنے ہزار روپے میرے پاس پاکستانی موجود ہیں۔ اُسی وقت اُس نے مجھ سے وصول کر لیا اور کہا کہ یہ روپے تمہیں لے جانے کی اجازت نہیں۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے وہ حیرت انگیز مدد کی جس کا میرا دماغ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔“

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ایمان افروز واقعہ ”وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ کی زندہ جاوید تصویر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے ساتھ پوری وفاداری اور مضبوطی سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

درخواست دُعا

مکرم محمد ادریس صاحب [illegible] حیدرآباد کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے [illegible] بیمار ہیں۔ [illegible] اور درویشان قادیان سے اُن کی صحت [illegible] کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

[illegible]

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہمارے احباب کی تبلیغی و تربیتی مساعی

بیدر (کرناٹک) میں تبلیغ حق

مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۱۲/۱۱/۸۳ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی درویش نے بعض افرادِ جماعت کی معیت میں غیر احمدی دوستوں سے ملاقات کر کے ان تک پیغامِ حق پہنچایا۔ ایک اخبار کے ایڈیٹر کو لٹریچر دیا کرناٹک لائبریری میں لٹریچر رکھوایا نیز بعض معززین سے تبادلہ خیالات کر کے ان تک پیغام حق پہنچایا۔

جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک لکھتے ہیں کہ امسال کالی پوجا کے میلہ میں مورخہ ۹ تا ۱۱/۱۱/۸۳ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک بک سٹال لگایا گیا۔ جس میں لٹریچر فروخت ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم شیخ محمد یونس صاحب کے خرچ پر پانچ ہزار کی تعداد میں ایک پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کیا گیا جس کا عنوان "شری کرشن جی مہاراج کی آمد ثانی" تھا۔

مورخہ ۱۱/۱۱/۸۳ کو بھدرک میں ایک تربیتی اجلاس مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج دفتر جدید کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الرب صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم محمد یوسف انور، مکرم جی ایم ارم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید اور صدر صاحب نے سامعین سے خطاب کیا۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور ہی کی رپورٹ کے مطابق موصوف نے گورو نانک جی کے جشن دن پر مقامی گوردوارہ میں تقریر کی اور گورو جی کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ منتظمین کی طرف سے ... چائے سے تواضع کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ بھدرک کا پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع

مکرمہ ... صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۹ و ۱۰ نومبر ۱۹۸۳ء کو لجنہ اماء اللہ بھدرک کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ دونوں روز مکرم عبد الرب صاحب زعیم انصار اللہ نے نمازِ تہجد پڑھائی۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور درس دیتے رہے۔ تربیتی اجلاسات میں مکرمہ زینب النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ، مکرمہ نفیسہ فاطمہ صاحبہ، مکرمہ زینب النساء صاحبہ اور مکرمہ رحمت النساء صاحبہ نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے جبکہ اجلاسات سے مکرمہ آمنہ طیبہ صاحبہ اور مکرمہ زینب النساء صاحبہ نے خطاب کیا۔ مقابلہ جات حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر کرائے گئے جن میں بچیوں اور بہنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مقابلہ بیت بازی بھی ہوا جو بہت دلچسپ تھا۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ اجتماع میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں برکات عطا کرے۔ آمین۔

علاقہ راجستھان کا تبلیغی دورہ

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کی رپورٹ کے مطابق موصوف نے علاقہ جے پور، ٹونک، گنگاپور، اجمیر اور معظم آباد کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا۔ اس دورہ میں کئی معزز شخصیتوں سے ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا گیا اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب سے اچھے ماحول میں دلچسپ تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ جماعتوں میں درسِ قرآن مجید دیا جاتا رہا۔ وہیں نمایاں تعاون کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزا عطا کرے۔ آمین

دیودرگ میں مجلس سوال و جواب کا انعقاد

مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ دیودرگ میں مکرم خواجہ ... صاحب قائد مجلس کے تعاون سے دوسری بار مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں ... سے پہلے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بھاگلپوری نے حاضرین سے خطاب کیا بعدہٗ حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ قریباً دو گھنٹے یہ مجلس جاری رہی۔ دوسرے روز خاکسار اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے بیجاپور کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا۔ اخراجاتِ سفر مکرم خواجہ ... صاحب اور نور جہاں صاحبہ نے ادا کئے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

صوبائی کمیٹی کیرالہ کی طرف سے یوم تبلیغ اور جلسہ عام

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷/۱۱/۸۳ کو کیرالہ اسٹیٹ خدام الاحمدیہ کی طرف سے وسیع پیمانہ پر یوم تبلیغ منایا گیا۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے کیرالہ کے ۹۵ خدام کالیکٹ میں جمع ہوئے چنانچہ صبح ۹ بجے سے شام ۵ بجے تک چار ہزار سے زائد افراد تک مفت اور قیمتاً لٹریچر پہنچایا گیا۔ اُسی روز شام مکرم ٹی کے محمود صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم سی ایچ ابوبکر صاحب۔ مکرم عبد الشکور صاحب۔ مکرم پی ابوبکر صاحب۔ مکرم ای طاہر صاحب اور خاکسار محمد عمر نے تقاریر کیں۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی مسلمان اور غیر مسلم افراد شاملِ جلسہ ہو کر پروگرام سے مستفیض ہوئے۔

لکھنؤ میں تبلیغی مساعی

مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب جعفری سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لکھنؤ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۱۱/۸۳ کو کیتھیڈرل ہال لکھنؤ میں منعقدہ عیسائی منادوں کے بین الاقوامی جلسہ میں شرکت کے لئے جماعتِ احمدیہ کو بھی دعوت ملی۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب، مکرم محمد مشتاق صاحب، مکرم عارف علی فاضل صاحب اور خاکسار نے اس جلسہ میں جماعت کی نمائندگی کی۔ اجلاس میں شرکت کی غرض سے امریکہ، برطانیہ، انڈونیشیا، پاکستان، بنگلہ دیش، ملایا، سنگاپور اور ہندوستان کے مختلف علاقوں کے بشپ آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے انگریزی زبان میں تقریر کی جو بہت غور سے سنی گئی۔ آخر میں ... کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین

پینگاڈی میں ہفتہ قرآن مجید

مکرم این محی الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ پینگاڈی کیرالہ لکھتے ہیں کہ مسجد احمدیہ پینگاڈی میں ۱۶ تا ۲۲/۱۱/۸۳ "ہفتہ قرآن مجید" منایا گیا۔ اجلاسات میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب، مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم شفیع احمد صاحب صدر جماعت پینگاڈی، مکرم یو ابوبکر صاحب معلم وقفِ جدید اور مکرم سی ایچ عبد القادر صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ پینگاڈی نے تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو قرآن مجید کے انوار سے نوازے اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین

تصحیح

بدر مجریہ ۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش/۱۹۸۳ء صفحہ ۵ کالم ۲ پر خطبہ جمعہ کے تسلسل میں سورۃ الانبیاء کی آیت کریمہ فرجعوا الٰی انفسھم ...... الخ سہو کتابت سے کہ اجعوا الٰی انفسھم لکھی گئی ہے۔ ادارہ اس فروگذاشت کے لئے معذرت خواہ ہے۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

احمدیت کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے۔ باقاعدہ باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔
(ناظر بیت المال آمد قادیان)

اعلاناتِ نکاح

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۱۲/۱۹/۸۳ بروز دو شنبہ بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

(۱):- محترمہ شاہین بیگم صاحبہ بنت مکرم شمیم الرب صاحب ساکن گونڈہ۔ تحصیل و ضلع گونڈہ کا نکاح مکرم محمد معراج علی صاحب فاضل ابن مکرم محمد جمال صاحب ساکن قادیان۔ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲):- محترمہ عاصمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمود علی صاحب ساکن مہدی پورہ۔ تحصیل و ضلع حیدرآباد کا نکاح مکرم غلام شفیع الدین صاحب ابن مکرم غلام محی الدین صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد تحصیل و ضلع حیدرآباد کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳):- محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب درویش ساکن قادیان تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور کا نکاح مکرم رشید الدین پاشا صاحب ابن مکرم مستری محمد الدین صاحب درویش ساکن قادیان۔ تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴):- محترمہ عذراء بیگم عزیز النساء صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الماجد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد۔ تحصیل و ضلع حیدرآباد کا نکاح مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب ضمیر ساکن حیدرآباد۔ تحصیل و ضلع حیدرآباد کے ساتھ سات ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵):- محترمہ شاہدہ خانم صاحبہ بنت مکرم احمد رضا خان صاحب ساکن بھاگلپور۔ تحصیل و ضلع بھاگلپور۔ بہار کا نکاح مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم عبد الباری صاحب ساکن بلاری ضلع بھاگلپور۔ بہار کے ساتھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۶):- محترمہ جبیرہ یاسمین امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب ساکن شموگہ تحصیل و ضلع شموگہ۔ کرناٹک، کا نکاح مکرم نور الدین تسلیم احمد صاحب ابن مکرم مہر الدین صاحب ساکن سکندرآباد تحصیل و ضلع سکندرآباد کے ساتھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر۔ اس خوشی میں مکرم مہر الدین صاحب نے بطور شکرانہ اعانت بدر میں مبلغ پچیس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۷):- محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد بھیکن خان صاحب مرحوم ساکن پنکال۔ تحصیل نواں پٹنہ ضلع کٹک۔ اڑیسہ کا نکاح مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم محمد بشیر صاحب ساکن چار کوٹ۔ تحصیل راجوری۔ ضلع راجوری پونچھ حال قادیان کے ساتھ تین ہزار پانچ صد روپے حق مہر پر۔

(۸):- محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم ظفر اللہ محمود سعیدی صاحب ساکن شورا پور۔ تحصیل شورا پور۔ ضلع گلبرگہ۔ کرناٹک، کا نکاح مکرم محمد ظہیر الدین احمد صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب ساکن جڑچرلہ تحصیل جڑچرلہ ضلع محبوب نگر کے ساتھ پانچ ہزار ایک روپیہ حق مہر پر۔

(۹):- محترمہ امۃ المجیب صاحبہ بنت مکرم ...میر ... الرحمٰن صاحب ساکن شموگہ تحصیل و ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، کا نکاح مکرم سید غلام دستگیر جاوید صاحب ابن مکرم سید جہانگیر علی صاحب ساکن فلک نما تحصیل و ضلع حیدرآباد کے ساتھ اکیس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۰):- محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چھکن انصاری صاحب ساکن سملیہ تحصیل و ضلع رانچی۔ بہار کا نکاح مکرم سید شوکت علی صاحب ابن مکرم سید حسین شاہ صاحب ساکن چک ایریہ۔ تحصیل کولگام۔ ضلع اننت ناگ۔ کشمیر کے ساتھ تین ہزار دس روپے حق مہر پر۔

(۱۱):- محترمہ چاند سلطانہ صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب ساکن حیدرآباد تحصیل و ضلع حیدرآباد کا نکاح مکرم محمد عبد الکریم صاحب بابر ابن مکرم محمد عبد الحیٔ صاحب ساکن چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر کے ساتھ دو ہزار پانچ صد روپے حق مہر پر۔

(۱۲):- محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی فیض احمد صاحب ساکن قادیان۔ تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب کا نکاح مکرم صلاح الدین چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش مرحوم ساکن قادیان۔ تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب کے ساتھ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۳):- محترمہ محمودہ تبسم صاحبہ بنت مکرم اکبر علی صاحب ساکن چھاؤنی حیدرآباد۔ تحصیل و ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش کا نکاح مکرم شریف احمد صاحب عجب شبیر ابن مکرم نور الدین صاحب عجب شبیر مرحوم ساکن تیما پور۔ ضلع گلبرگہ کرناٹک اسٹیٹ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۴):- محترمہ نور بیگم صاحبہ بنت مکرم پیارے جان صاحب مرحوم ساکن منگلور تحصیل و ضلع منگلور صوبہ کرناٹک کا نکاح مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم مخدوم حسین صاحب ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب کے ساتھ تین ہزار چھ صد روپیہ حق مہر پر۔

احباب سے ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• میرے بھانجے عزیزم ابراہیم محی الدین سلمہٗ ولد مکرم نور الدین صاحب الہ دین مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ النصیر تسلیما بنت مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری حیدرآباد کے ساتھ مبلغ ... ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اگلے روز ۹ دسمبر ۱۹۸۳ء کو محترمہ بیگم نور الدین صاحب الہ دین مرحوم نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

احباب جماعت اور قارئین کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمود احمد سعید فاضل واقف زندگی حال حیدرآباد

ولادتیں

• مورخہ ۱۲/۱۰/۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حسن محمود صاحب عودہ آف کبابیر۔ حیفا کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے جو مکرم محمود احمد صاحب عودہ امیر جماعت احمدیہ کبابیر حیفا کی پوتی اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد و صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نواسی ہے۔ واضح رہے کہ حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولادت سے کئی ماہ قبل بچی کا نام "بنت المہدی" تجویز فرما دیا تھا اس جہت سے نومولودہ حضور پر نور ایدہ اللہ الودود کی قبولیت دعا کا ایک اور درخشندہ نشان ہے۔

• مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب ساکن حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۱۲/۱۶/۸۳ ایک بچی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم حکیم عبد الصمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان کا نواسہ ہے۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف نے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

• مکرم بشیر احمد صاحب ٹیلر ناصر آباد (کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "طاہر احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ مکرم بشیر احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور صدقہ جاریہ بدر کے ایک مستقل تبلیغی پرچہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ اور قارئین سے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں نومولودین کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

★ مکرم محمد یونس صاحب مالک جیون ڈریسز بھدرک (اڑیسہ) جو بدر کے معاونین خاص میں شامل ہیں کے والد مکرم عبد العزیز صاحب کافی عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کے بڑے بیٹے عزیز عبد الباسط سلمہٗ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر علاج ہیں ہر دو مریضان کی کامل صحت و شفایابی اور موصوف کے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

★ محترمہ امۃ اللہ صاحبہ بنت مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب مرحوم یاری پورہ (کشمیر) بفضلہ تعالیٰ امید سے ہیں۔ اس سے قبل ان کے دو بچے پیدائش کے معاً بعد وفات پا چکے ہیں۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو نعم البدل عطا فرمائے اور نیک صالح و خادم دین اور عمر پانے والی اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین۔ (ادارہ)

★ میرے پوتے عزیز نور الحق ابن عزیز فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینئر سرینگر کو صادق میموریل کمیٹی نے "Best over all" طالب علم قرار دیتے ہوئے مبلغ ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰/-) نقد انعام اور توصیفی سند سے نوازا ہے۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم عزیز کے لئے اس اعزاز کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

خاکسار۔ بابو تاج الدین سرینگر۔

درخواست ہائے دُعا

★ــــ مکرم ابو نصر محمود صاحب آف نیو جرسی (امریکہ) مبلغ دو صد پچاس روپے مد صدقہ میں ادا کر کے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم ابو البرکات محمود احمد صاحب آف امریکہ حال قادیان اپنی بیٹی عزیزہ عفت محمود سلمہا (عمر ۱۰ سال) جو پیدائشی طور پر چلنے سے معذور ہے۔ اور اب ڈاکٹروں کی ہدایت پر وہیل چیئر اور بیساکھی کے سہارے چلنے کی مشق کر رہی ہے کی معجزانہ صحت و شفایابی اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

★ــــ مکرم محمد عرفان اللہ صاحب احمدی بنگلور نزیل قادیان یکصد روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے چھوٹے بھائی عزیز محمد شوکت اللہ احمدی بنگلور کی پریشانیوں کے ازالہ اور تمام افراد خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ★ــــ ممبرات لجنہ اماء اللہ سکندر آباد مختلف مدات میں تیس روپے ادا کر کے اپنی قابل صد احترام صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس [illegible] صاحبہ کی صحت و عافیت، درازی عمر اور بیش از بیش خدمات سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے ★ــــ مکرم سید عبد الباقی صاحب جوڈیشیل میجسٹریٹ مونگھیر (بہار) اپنے چچا مکرم [illegible] الدین صاحب ایڈووکیٹ ڈھاکہ (بنگلہ دیش) کی کامل صحت و شفایابی، خود کے [illegible] ہونے، اپنے بھائی مکرم سید عبد السمیع صاحب کی پوسٹنگ کے سلسلہ میں [illegible] کی گئی رکاوٹوں کے ازالہ اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ★ــــ مکرم [illegible] صاحب لائلپوری مقیم لندن اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور صحت و سلامتی کے لئے۔

★ــــ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اپنے بیٹے عزیز عطاء الباری خالد کے قرآن مجید ختم کرنے کی خوشی میں مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے بچے کے روشن مستقبل کے لئے۔ ★ــــ مکرم عبد المالک صاحب دار الذکر لاہور مکان کے سلسلہ میں درپیش پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ★ــــ مکرم عبد الرحیم صاحب راتھور یاری پورہ بیماری سے مکمل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ★ــــ مکرم شفیق احمد صاحب احمدی تیاپوری دینی و دنیوی ترقیات اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے ★ــــ مکرم سید ظہیر الدین صاحب بریلی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ ★ــــ مکرم میر عبد الرشید صاحب یاری پورہ عزیزہ محمودہ بانو صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب شیخ کی ٹانگ کی تکلیف میں مکمل افاقہ اور بچی کے والدین کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ★ــــ مکرمہ حلیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم محمد سلطان صاحب سرینگر اپنی والدہ صاحبہ کی صحت اور درازیٔ عمر برادران مکرم منیر احمد صاحب شمس۔ مکرم محمد اقبال صاحب۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب اُن کے اہل و عیال نیز ہر سہ ہمشیرگان اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات، مکان کے بابرکت ہونے اور والد صاحب مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے ★ــــ مکرم عبد الباسط صاحب قمر بی ٹیک لدھیانہ GATE کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

★ــــ مکرمہ زینب بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ بدرک، اپنی بیٹی عزیزہ مذکرہ خاتون کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ★ــــ مکرم منیر الدین صاحب ناصر قادیان اپنی خالہ مکرمہ برکت بی بی صاحبہ مقیم تلاکور کی کامل صحت یابی کے لئے ★ــــ عزیز مظفر احمد بھٹی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے چچا مکرم محمد یعقوب صاحب عاجز مقیم چارکوٹ جو عرصہ ڈیڑھ ماہ سے ٹانگ میں تکلیف کے باعث پریشان ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ★ــــ عزیز محمد سلیم آف راجوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے اپنے ماموں مکرم محمد یعقوب صاحب آف چارکوٹ کی کامل صحت و شفایابی اور خود کے خادم دین بننے کے لئے ★ــــ مکرم نذیر احمد صاحب آف یاری پورہ (کشمیر) حال قادیان اکیس روپے درویش فنڈ میں ادا کر کے اپنی اہلیہ، بچی اور مکرم حاجی راجہ شبیر محمد خان صاحب ساکن اندورہ کی کامل صحت و شفایابی، بچوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم خورشید احمد صاحب گنائی ساکن رشی نگر (کشمیر) دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ★ــــ مکرم عبد اللطیف صاحب چکوڑی ساکن لونڈہ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے والدہ کی کامل صحت و شفایابی اور مالی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ★ــــ مکرم حضرت صاحب منڈا سگھر صدر جماعت تہلی مکرم غوثو میاں صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ★ــــ مکرم سید کلیم احمد صاحب ابن مکرم سید ابو صالح صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک آئی اے ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

★ــــ مکرم مقبول احمد صاحب بڈر (کشمیر) بدر کے ایک مستقل تبلیغی پرچہ کی ذمہ داری قبول کر کے خود کو اولاد نرینہ عطا ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب یاری پورہ (کشمیر) خود کی کامل صحت و شفایابی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم محمد فرقان علی صاحب، محترمہ پیرن بی بی صاحبہ، مکرم محمد نعیم الحق صاحب اور مکرم محمد ضیاء الحق صاحب ساکنین مینکال (اڑیسہ) اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم شیخ محمود صاحب عرف چاند پیر شموگہ کاروباری پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم گوہر الطاف صاحب ابن مکرم الطاف احمد صاحب تنویر ساکن چک ایمرچھ (کشمیر) میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم تاج محمد صاحب، مکرم الطاف احمد صاحب، مکرم عبد الحنیف صاحب، مکرم ارشد احمد صاحب اور مکرم شمس اللہ خان صاحب اپنی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★ــــ مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب شاہ گنج حیدر آباد اپنی اہلیہ کی کامل و مکمل شفایابی نیز اپنے کاروبار میں برکت و ترقی اور افضال الٰہی کے حصول کے لئے ★ــــ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر قادیان اپنی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور بھائیوں کے کاروباری پریشانیوں کی دوری نیز کاروبار میں برکت و ترقی اور بہنوئی مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب کی ملازمت کی بحالی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

دُعائے مغفرت

(۱) ــــ افسوس کہ مکرم مولوی غلام علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چنده پور (آندھرا) طویل [illegible] انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ [illegible] شادی کے بعد آپ کو احمدیت کا ماحول ملا۔ جس کی بدولت جماعت کے قریب ہو گئے۔ بالآخر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ بعد ازاں آپ نے جوبلی ہال افضل [illegible] اختیار کر کے ایک لمبے عرصہ تک اُس زمانے کے بزرگوں کی صحبت میں دن گذارے۔ جس کی بدولت آپ کی جماعتی معلومات میں اضافہ ہوا اور تبلیغی جذبہ پیدا ہوا۔ آپ نے اپنی زندگی میں خلافت ثانیہ، ثالثہ اور رابعہ کے تین مبارک دَور دیکھے اور ہر دَور کی برکات سے وافر حصہ لیا۔ آپ مکرم مولوی غلام احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چنده پور کے داماد تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے تین لڑکیاں اور بہت پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

خاکسار۔ محمد رحمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنده پور (آندھرا)

(۲) ــــ افسوس محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ڈانی آف اونہ گام بانڈی پورہ کشمیر مورخہ ۳۰ر نومبر کو سرینگر ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب کرام سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اُنہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ محمد عبد اللہ فرخ مبلغ سلسلہ

(۳) ــــ افسوس مکرم غلام حسن صاحب بٹ آف رشی نگر کشمیر قریباً ایک سال تک دِل کے عارضہ میں مبتلا رہ کر مورخہ ۱۲/۸۳ ۔۷ کی صبح چار بجے بعمر ۲۶ سال صورہ ہسپتال سرینگر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نیک سیرت، عبادت گزار ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آنے والے مخلص احمدی نوجوان تھے۔ اسی روز مقامی قبرستان میں آپ کے والد نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جماعت کے کثیر تعداد احباب نے شرکت کی بعدہٗ تدفین مکمل ہونے پر مکرم محمد عبد اللہ صاحب بٹ معلم مقامی نے اجتماعی دُعا کروائی۔ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ محمد رفیق بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر

احمدیہ مُسلم کیلنڈر برائے سال ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء

نظارت دعوت و تبلیغ نے احمدیہ مُسلم کیلنڈر برائے سال ۱۹۸۴ء شائع کروا دیا ہے۔ کیلنڈر ہر جہت سے مزین ہے اور تبلیغ کا مؤثر ذریعہ ہے۔ ہدیہ فی کیلنڈر صرف ۲/ روپے رکھا گیا ہے جو کہ لاگت قیمت ہے۔ اخراجات ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار ہوں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کیلنڈر منگوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO.
PHONE: 23-9302
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص۹ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد- ۵۰۰۲۵۳

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں ---!!
الرؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد- کراچی- فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

آٹو ٹریڈرز
تار کا پتہ:- "AUTO CENTRE"
ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222 / 23-1652
۱۶- مینگولین- کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!!
HM
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر
HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگس کے ڈسٹری بیوٹر---!!
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے پُرزہ جات دستیاب ہیں!
AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"محبّت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس- ۲ تپسیا روڈ- کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA -39.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
P.O. BOX: 4583.
BOMBAY-8.

ریگزین- فوم- چمڑے- جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین- معیاری اور پائیدار سوٹ کیس- بریف کیس- سکول بیگ- ایئر بیگ- ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)- بینڈ پرس- منی پرس- پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار- موٹر سائیکل- سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

پندرہویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲/۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:- "اللہ کو سب سے پیارا کام وقت پر نماز ادا کرنا ہے۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:- "نمازوں پر پکے ہو جاؤ۔ تہجد پڑھو۔"

(ملفوظات جلد سوم)

پیشکش:-

محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز:

۳۲- سیکنڈ مین روڈ
سی۔ آئی۔ ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

مِلین موٹرس

ارشادِ نبوی

"سباب المسلم فسوق" (بخاری)

ترجمہ:- مسلمان کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمل الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گُڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE-2.

حیدرآباد میں فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

ریلائبل موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد - (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲/۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!